COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

5

عینک والا جن سیریز

ک خونی ڈھانچوں کی قید میں

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

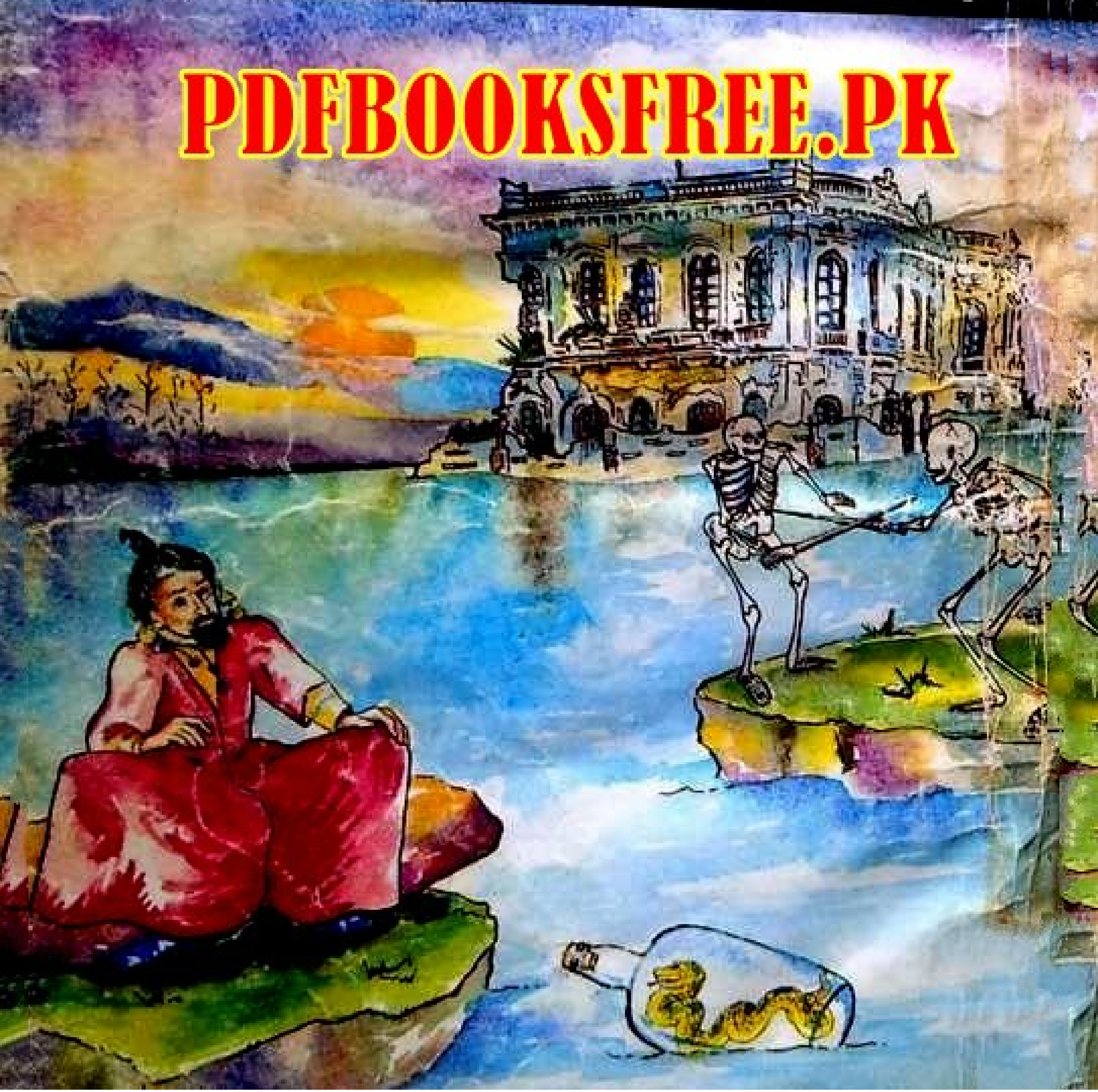

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے حمید کی عینک والا جن سیریز 5

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

یاماک غونی ڈھانچوں کی قید میں

اے حمید

230

ترتیب پبلشرز

1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اہتمام اشاعت

منصور احمد بٹ

طاہر ایس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز

پرنٹر : عظیم علیم پرنٹرز، لاہور۔

سرورق : عظمیٰ

قیمت : -/15 روپے۔

ترتیب پبلشرز، 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

اپنی باتیں

پیارے ساتھیو.... السلام علیکم!

عینک والا جن سیریز کا ایک اور ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے.... اس ماہ دوسرے شائع ہونے والے ناول کا نام ہے.... "نسطور موت کے پنجے میں"

عینک والا جن سیریز جس طرح قارئین نے ہاتھوں ہاتھ لی ہے.... اور اسے پسند کیا ہے.... اس کے لئے تمام قارئین کا بہت شکریہ....

آئندہ ماہ سے اسی سیریز میں "آپ کے خطوط" کا سلسلہ بھی شروع کیا جارہا ہے.... یہ خطوط ناول کے آخر میں شائع ہوا کریں گے۔

آپ خط لکھیں.... ناول پر اپنی رائے کا اظہار کریں.... خط تعریفی، تنقیدی.... کسی بھی طرح کا ہو سکتا ہے۔

آپ کے خطوط نہ صرف ناول میں شائع کئے جائیں گے بلکہ ہر ماہ ایک بہترین خط پر.... عینک والا جن سیریز کے ہر ماہ شائع ہونے والے دو ناول، تین ماہ کے لئے اعزازی طور پر آپ کو ارسال کئے جائیں گے۔

ہے نا مزے کی بات؟

تو پھر جلدی کیجئے.... ناول پڑھیں.... اور اس پر اپنی رائے لکھنے بیٹھ جائیں.... شاید وہ انعامی خط آپ ہی کا ہو۔

والسلام

طاہر ایس ملک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

☆ کالا مندر کا اژدھا

☆ نمرود کی قبر کا سانپ

☆ عمرو عیار ڈوبے ہوئے شہر میں

☆ زکوٹا جن کا نعرہ

☆ نسطور دوزخی سیارے میں

☆ عینک والا جن خلا میں بھٹک گیا

کالاخ مندر کا اژدھا

اڑنے والا جاسوس سانپ چاندنی رات میں مندر کے چکر لگانے لگا۔ اسے ناگ مندر کے پجاری نے کوہ قاف کے سردار سانپ یاماگ کا سراغ لگانے کے لئے ہوا میں چھوڑا تھا۔ جاسوس سانپ بڑا عیار سانپ تھا۔ وہ مندر کے اوپر گول دائرے کی شکل میں چکر لگا رہا تھا۔ وہ یاماگ سانپ کی خوشبو لینے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ چاندنی رات میں اڑتے ہوئے بار بار اپنی دو شاخوں والی زبان باہر نکال کر یاماگ سانپ کی بو سونگھنے کی کوشش کرتا مگر ناگ مندر کی دیوداسی کنچن نے یاماگ سانپ کے جسم پر ایسی دوائی کا سفوف مل دیا تھا کہ جس کی وجہ سے اس کے جسم کی سانپوں والی خاص بو نکلنا بند ہو گئی تھی۔ کنچن دیوداسی کو اس کے باوجود معلوم تھا کہ جاسوس سانپ بڑا مکار ہے۔ وہ ہوا میں اڑ رہا ہے اور ہو سکتا ہے کسی نہ کسی طرح یہ پتہ لگالے کہ یاماگ سانپ کنچن دیوداسی کے پاس ہے اور اس نے سانپ کو اپنی قمیض کے اندر پیٹ کے ساتھ باندھ کر چھپا رکھا ہے۔ کنچن دیوداسی کو چاندنی رات میں جاسوس سانپ ہوا میں اڑتا ہوا نظر نہیں آرہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا مگر اسے سانپ کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنائی دے رہی تھی۔ وہ فوراً ایک تہہ خانے میں آگئی۔ یہاں اس نے یاماگ سانپ کو اپنے پیٹ سے کھول کر بتایا کہ مندر کے پجاری نے اس کی تلاش میں جاسوس سانپ ہوا میں چھوڑ دیا ہے۔

یاماگ فکرمند ہو گیا۔ اس نے کہا۔

"کنچن دیوداسی! تم جانتی ہو کہ میرا منکا میرے پاس نہیں ہے بلکہ اس پراسرار جادوگرنی عورت کے پاس ہے جو مجھے پکڑ کر لے گئی تھی اور جو یروشلم شہر سے تھوڑی دور کھجوروں والے مکان میں رہتی ہے۔ منکا میرے پاس نہ ہونے کی وجہ سے میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔ میں پراسرار جادوگرنی سے اپنا منکا بھی واپس لانا چاہتا ہوں' لیکن اب پجاری کا جاسوس سانپ میرے پیچھے لگ گیا ہے۔ مجھے بتاؤ میں اس مصیبت سے کیسے بچ سکتا ہوں؟ کیونکہ اگر میں پجاری کے ہاتھ آگیا تو وہ مجھے اسی وقت ناگ دیوتا پر قربان کردے گا۔"

"کنچن دیوداسی نے کہا۔ "تم فکر کیوں کرتے ہو۔ میں نے تمہارے جسم پر ایسی دوائی لگادی ہے کہ تمہاری خوشبو کو جاسوس سانپ سونگھ کر یہاں نہیں پہنچ سکتا۔"

یاماگ نے کہا۔

"پھر بھی میں یہاں کب تک پڑا رہوں گا۔ مجھے اپنے دوستوں عمروعیار نسطور اور زکوٹا کو بھی تلاش کرنا ہے۔"

کنچن دیوداسی بولی۔

"تم جانتے ہو کہ پجاری نے مندر کے اردگرد اپنے خونی اژدھا چھوڑ رکھے ہیں جو تمہیں دیکھتے ہی ہڑپ کر جائیں گے۔ تم باہر نہیں نکل سکتے۔ گھبراؤ نہیں۔ ابھی میں تمہیں ایک خفیہ جگہ پر چھپا دیتی ہوں۔ جیسے ہی موقع ملا میں تمہیں یہاں سے نکال کر یروشلم پہنچادوں گی جہاں میں پراسرار جادوگرنی سے منکا واپس لینے میں بھی تمہاری مدد کروں گی۔"

کنچن دیوداسی نے یاماگ سانپ کو اپنے پیٹ کے گرد لپیٹ کر قمیض کے اندر چھپا لیا اور تہہ خانے کے ایک خفیہ دروازے سے نکل کر ایک سرنگ میں داخل ہو گئی جو ناگ مندر کے نیچے بنی ہوئی تھی۔ وہ سرنگ کے اندر ہی اندر چلتی چلی گئی۔ ایک جگہ سرنگ ختم ہو گئی۔ یہاں مٹی کا ایک مٹکا پڑا ہوا تھا۔ دیوداسی نے یاماگ سانپ کو مٹکے کے اندر چھپادیا اور کہا۔

"جب تک میں [illegible] یہاں سے باہر مت نکلنا۔"

مٹکے کے اوپر اس نے پتھر رکھ کر اس کا منہ بند کردیا اور واپس چلی گئی۔

جاسوس سانپ دیر تک آسمان پر چکر لگاتا رہا۔ کبھی وہ اڑتا ہوا غوطہ لگا کر مندر کے اوپر آجاتا۔ کبھی شہر کے اوپر چکر لگانے لگتا۔ اس کے پاس سونگھنے کی اتنی زبردست طاقت تھی مگر یاماگ سانپ کی خوشبو کہیں سے بھی نہیں آرہی تھی۔ وہ بڑا پریشان تھا۔ آخر مایوس ہو کر وہ واپس پجاری کے پاس آگیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"پجاری دیوتا! میں نے شہر کا کونا کونا چھان مارا ہے۔ مجھے یاماگ سانپ کی بو کہیں سے بھی نہیں آئی۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس شہر سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔"

پجاری سوچ میں پڑ گیا۔ پھر بولا۔

"تم اپنی کوٹھڑی میں جاؤ۔ مجھے جب تمہاری ضرورت ہو گی تمہیں بلا لوں گا۔"

اڑنے والا جاسوس سانپ چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد پجاری سوچنے لگا کہ اگر میں نے یاماگ سانپ کو پکڑ کر اس کو ناگ دیوتا پر قربان نہ کیا تو دیوتا مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔ مجھ پر اس کا عذاب نازل ہو گا۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد پجاری نے اژدھا کو بلایا اور اس سے پوچھا۔

"یاماگ سانپ کہیں تمہیں دھوکا دے کر شہر سے فرار تو نہیں ہو گیا؟"

"پجاری مہاراج! ہم سات اژدھا شہر کے دروازوں اور دیواروں کی پہرہ داری کر رہے ہیں۔ ہم آسمان میں بھی اڑتے رہتے ہیں اگر یاماگ سانپ باہر نکلتا تو ہمیں فوراً پتہ چل جاتا اور ہم اس وقت اسے ہلاک کر ڈالتے۔"

پجاری نے کہا۔ "ٹھیک ہے تم واپس جا کر پہرے داری کرو اور ہوشیار رہنا۔ یاماگ کوہ قاف کا سردار سانپ ہے، اگرچہ اس کے پاس اس کا منکا نہیں ہے اور اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے پھر بھی وہ کوہ قاف کا سب سے

بڑا سانپ ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ خبردار رہنا جاؤ۔"

اژدھا فوراً غائب ہو گیا۔ پجاری مندر کی ایک خاص کوٹھڑی میں گیا اور وہاں کنچن دیوداسی کو بلا کر کہنے لگا۔

"کنچن! مجھے پتہ چلا ہے کہ یاماگ سانپ مندر کے اردگرد کسی جگہ موجود ہے۔ میں آج رات اپنا ایک خاص منتر پڑھ کر چلہ کروں گا اور خونی ناگ کو حاضر کروں گا۔ خونی ناگ میں اتنی طاقت ہے کہ وہ یاماگ سانپ کو زمین کے نیچے سے بھی نکال لائے گا۔ تم ایسا کرنا کہ جب تک میں مندر کی چھت پر چلہ کروں میرے پاس مشعل جلا کر کھڑی رہنا۔ یہ میرا حکم ہے۔"

کنچن نے ادب سے کہا۔

"جو حکم پجاری جی!۔"

اب تو کنچن دیوداسی کو فکر پڑ گئی، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ خونی ناگ کے پاس بڑی زبردست طاقت ہے اور پجاری نے اسے بلا لیا تو وہ یاماگ سانپ کو سرنگ کے اندر مٹکے میں چھپا ہوا دیکھ لے گا اور پجاری کے حکم سے اسے مٹکے میں سے نکال کر پجاری کے پاس لے آئے گا۔ یہ سوچ کر کنچن رات ہونے سے پہلے بھاگی بھاگی سرنگ میں گئی اور مٹکے میں سے یاماگ سانپ کو باہر نکالا، اور اسے سارا ماجرا سنا دیا۔

"یاماگ! اب میں مجبور ہو گئی ہوں۔ اب میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکتی کیونکہ آج رات پجاری چلہ کر کے خونی ناگ کو بلا رہا ہے اور خونی ناگ آ گیا تو وہ تمہیں مٹکے میں چھپا ہوا فوراً دیکھ لے گا اور تم زندہ نہ بچ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکو گے۔"

یاماگ نے کہا۔ "تو پھر میں کیا کروں؟"

کنچن دیوداسی نے کہا۔

"میں تمہیں ایک چھوٹے مٹکے میں بند کر کے دریا کی لہروں کے حوالے کردوں گی ۔ یہ دریا آگے شہر بابل کے شمال کی طرف جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پجاری کے اژدہوں کی نظر تم پر نہیں پڑے گی ۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔"

یاماگ تیار ہوگیا۔ کنچن دیوداسی یاماگ سانپ کو لے کر سرنگ کی ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں آگئی۔ یہاں مٹی کے کئی چھوٹے مٹکے پڑے تھے۔ اس نے ایک جگہ دیوار کی اینٹیں اکھاڑ ڈالیں ۔ یاماگ نے دیکھا کہ دیوار کی دوسری جانب ایک دریا بہہ رہا تھا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر ایک جنگل تھا۔ چھوٹے چھوٹے پہاڑ تھے۔ دیوداسی نے یاماگ سے کہا۔

"میں تمہیں مٹکے میں ڈال کر دریا کی لہروں پر چھوڑتی ہوں آگے تمہارا اللہ مالک ہے۔ کم از کم ناگ مندر کے ظالم پجاری سے تمہاری جان بچ جائے گی۔"

یاماگ سانپ نے کنچن دیوداسی کا شکریہ ادا کیا اور مٹکے میں داخل ہو گیا۔ دیوداسی نے مٹکے کا منہ کھلا رکھا تاکہ جہاں چاہے یاماگ باہر نکل سکے۔ پھر دیوداسی نے یاماگ سانپ والا مٹکا دریا میں بہادیا۔ مٹکا یاماگ کو لے کر دریا میں بہنے لگا۔

ہم یاماگ سانپ کو دریا کی لہروں پر چھوڑ کر آگے چلتے ہیں۔ دریا آگے جاکر شہر بابل کے شمال میں ایک ویران علاقے سے گزرتا تھا جہاں کالاخ کا مندر تھا۔ عمروعیار کی زنبیل غائب ہو گئی ہوئی تھی۔ اہرام کے اندر بنی ہوئی پانچ بہنوں کی قبروں میں سے ایک بہن کی قبر والی مونیکا نے عمروعیار سے کہا تھا۔

"شہر بابل کے شمال میں ایک مندر ہے جس کا نام کالاخ مندر ہے۔ تمہاری زنبیل اس مندر کے نیچے ایک تہہ خانے میں پڑی ہے مگر اس کی حفاظت ایک خونی اژدھا کر رہا ہے۔ اس سے ہوشیار رہنا وہ بڑا خطرناک اژدھا ہے۔ جب وہ سانس لیتا ہے تو اس منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں۔"

عمروعیار نے جواب میں کہا تھا۔

"مونیکا بہن! تم بے فکر رہو۔ میرا خدا میری مدد کرے گا تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے میری زنبیل کا پتہ بتایا۔ مجھے ابھی اپنے دوستوں زکوتا جن نسطور اور یاماگ سانپ کو بھی تلاش کرنا ہے۔ خداحافظ!۔"

یہ کہہ کر عمروعیار اپنی مہم پر شہر بابل کی طرف روانہ ہوگیا تھا۔

عمروعیار کے پاس اپنی طاقت موجود تھی مگر زنبیل غائب ہوگئی تھی۔ عمرو کی زنبیل اس کے بڑے کام آتی تھی۔ اس زنبیل غائب میں وہ دریا، پہاڑ، محل اور دشمنوں کو بھی اٹھا کر ڈال دیتا تھا۔ عمرو ہوا میں اڑتا ہوا راتوں رات شہربابل میں پہنچ گیا۔ یہاں اس وقت لوگ گھروں میں سو رہے تھے۔ شہر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دروازے بند تھے۔ عمرو شہر کی دیوار کے اوپر سے اڑتا ہوا شہر کے اندر پہنچ گیا۔ اسے یہ معلوم کرنا تھا کہ کالاخ مندر کس جگہ پر واقع ہے۔ عمروعیار سیدھا ایک سرائے میں آگیا۔ سرائے میں کچھ مسافر ٹھنڈی ریت پر سو رہے تھے اور کچھ آگ کا الاؤ روشن کرکے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

عمروعیار ان کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک مسافر سے پوچھا۔

"کیوں بھائی یہاں کالاخ مندر کس طرف ہے؟"

کالاخ مندر کا نام سن کر سارے لوگ عمروعیار کو خوف زدہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ ایک آدمی نے کہا۔

"کیا تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے جو کالاخ مندر کا پتہ پوچھ رہے ہو؟"

عمرو نے سوال کیا۔ "کیوں بھائی کالاخ مندر میں ایسی کون سی خوفناک بات ہے۔"

تب ایک بوڑھے مسافر نے عمرو کو بتایا۔

"کالاخ مندر پر ایسے خونی اژدھوں کی حکومت ہے جو آگ اگلتے ہیں۔ ان کے بادشاہ کا دھڑ اژدھا کا اور سر انسان کا ہے۔ وہ ہر روز رات کو ایک انسان کا سارے کا سارا خون پیتا ہے۔ اس کے غلام اژدھا مندر کے اردگرد انسانوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ اگر وہاں انہیں کوئی بھولا بھٹکا انسان نہ ملے تو وہ کسی دوسرے شہر میں جاکر وہاں سے کسی بدقسمت انسان کو اغوا کرکے اپنے اژدھا بادشاہ کے پاس لے آتے ہیں جو اسی وقت

اس کی گردن کی شہ رگ کاٹ کر سارے کا سارا خون پی جاتا ہے اور مردہ انسان کا مردہ جسم اپنے اژدھوں کے آگے ڈال دیتا ہے جو اس کی تکا بوٹی کرکے کھا جاتے ہیں اگر تم مرنا چاہتے ہو تو بے شک وہاں چلے جاؤ لیکن اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو کبھی بھول کر بھی اس طرف مت جانا۔"

عمروعیار سوچ میں پڑ گیا۔ وہ انہیں اصل بات نہیں بتانا چاہتا تھا، مگر کالاخ مندر کا پتہ معلوم کرنا بھی ضروری تھا۔ آخر اس نے کسی نہ کسی بہانے مندر کا پتہ معلوم کرلیا اور اسی وقت ہوا میں پرواز کرتے ہوئے کالاخ مندر کی طرف روانہ ہوگیا۔

کالاخ مندر بابل شہر کے شمال میں دو سو کلومیٹر کے فاصلے پر ویران پہاڑیوں کے درمیان ایک ٹیلے پر بنا ہوا تھا۔

اس کی کالی سیاہ پتھریلی دیواریں اونچی تھیں۔ اس کے اندر جانے کا صرف ایک ہی راستہ تھا جو ٹیلے کے اندر ایک سرنگ میں لے جاتا تھا۔ اس سرنگ میں دو اژدھا ہر وقت پہرہ دیتے رہتے تھے۔ عمروعیار جب کالاخ مندر کے قریب پہنچا تو اس وقت دن نکل آیا تھا۔ سرائے کے مسافروں نے جو نشانیاں بتائی تھیں وہ اس مندر میں موجود تھیں۔

عمروعیار غوطہ لگا کر نیچے اتر آیا۔ نیچے آیا تو اسے کسی اژدھا کے گرجنے کی ڈراؤنی آواز سنائی دی۔ عمروعیار فوراً غائب ہوگیا۔ اب وہ سب کو دیکھ سکتا تھا مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا مندر کی بڑی دیوار کے پاس آکر رک گیا اور اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا۔ ایک جانب سے اسے اژدہوں کے سانس لینے کی آوازیں سنائی دیں۔ عمروعیار ان آوازوں کو پہچانتا تھا۔ وہ اس طرف بڑھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ دیوار میں ایک گول شگاف بنا ہوا ہے جس کی دونوں جانب دو اژدھا کنڈلی مار کر بیٹھے ہیں۔ ان کے پھن کھلے ہوئے ہیں اور منہ سے سانس کے ساتھ آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

عمروعیار ان کے نزدیک آگیا۔ اژدہوں نے عمروعیار کو نہیں دیکھا تھا۔ عمرو سمجھ گیا کہ یہ مجھے غیبی حالت میں نہیں دیکھ سکتے۔ اس کا حوصلہ بڑھ گیا۔ وہ ان دونوں کے درمیان میں سے ہو کر نکل گیا۔ شگاف کی دوسری جانب کالاخ مندر کا ایک بہت بڑا ہال کمرہ بنا ہوا تھا جس میں جگہ جگہ اژدھا فرش پر چل پھر رہے تھے۔ عمرو کو مونیکا بہن نے بتایا تھا کہ اس کی زنبیل مندر کے تہہ خانے میں پڑی ہے جس کی حفاظت ایک بڑا خطرناک خونی اژدھا کر رہا ہے۔ عمرو ادھر ادھر تلاش کرنے لگا کہ نیچے تہہ خانے کو راستہ کہاں سے جاتا ہے۔ آخر ایک جگہ اس نے ایک زینہ نیچے اترتا ہوا دیکھا۔ وہ غیبی حالت میں ہی زینہ اتر گیا۔ نیچے ایک تہہ خانہ بنا ہوا تھا جو سرنگ کی شکل کا ایک لمبا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں عمرو نے ایک اژدھا دیکھا جس کا سر نیلے رنگ کا تھا۔ آنکھیں کھلی ہوئی سرخ رنگ کی تھیں اور جسم پر دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ اس کے قریب ہی عمرو کو اپنی زنبیل پڑی ہوئی نظر آگئی۔ عمرو عیار بڑا خوش ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ اژدھا اسے نہیں دیکھ رہا، مگر اژدھا نے عمرو کو دیکھ لیا تھا۔

جیسے ہی عمرو اپنی زنبیل کو اٹھانے کے لئے بڑھا اژدھا نے ایک پھنکار ماری اور عمروعیار کو اپنے منہ میں دبوچ کر اوپر اٹھالیا۔ اژدھا کے منہ میں آتے ہی عمروعیار کا جسم نظر آنا شروع ہو گیا۔ وہاں شور مچ گیا۔ دوسرے اژدھا بھی زور زور سے پھنکارنے لگے۔ اس وقت اژدہوں کا بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا بڑی شدت سے کسی انسان کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے غلام اژدھا کسی انسان کو پکڑنے کے لئے بھیج رکھے تھے تاکہ اس کا خون پی کر وہ اپنی بھوک پیاس مٹا سکے، مگر غلام ابھی تک واپس نہیں آئے تھے۔ اژدہوں کے بادشاہ کا سر انسان کا تھا اور دھڑ اژدھا کا تھا، مگر اس کی انسانوں ایسی شکل بھی بڑی خوفناک تھی۔ اتنے میں کالا اژدھا عمروعیار کو منہ میں دبوچے بادشاہ کے پاس آگیا اور کہنے لگا۔

"غلام آپ کے لئے ایک انسان کو پکڑ کر لے آیا ہے۔"

اژدہوں کے بادشاہ نے انسان کو دیکھا تو اس کی بھوک پیاس اور تیز ہوگئی۔ اس نے چیخ کر اپنی زبان میں کہا۔

"اسے جلدی سے میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس کی شہ رگ کاٹ کر اس کا سارا خون پی جاؤں اور اپنی پیاس بجھاؤں۔"

عمروعیار پریشان ہوگیا۔ دل میں خدا کے حضور دعائیں مانگنے لگا کہ یا خدا مجھے ان ظالموں سے بچالے۔ وہ غیبی حالت میں تھا مگر اژدہوں کا بادشاہ اور کالا اژدھا اسے صاف دیکھ رہے تھے۔ کالے اژدھا نے عمروعیار کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادشاہ اژدھا کے آگے ڈال دیا۔ جیسے ہی عمرو اژدھا کے منہ سے آزاد ہوا اس نے چھلانگ لگائی اور کمرے کی فضا میں اوپر اڑنے لگا۔ اژدھوں میں شور بپا ہوگیا۔ اژدھوں کے بادشاہ نے منہ سے پھنکار ماری تو آگ کے شعلے نکل کر عمرو عیار کی طرف بڑھے مگر عمرو عیار کو یہ شعلے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ وہ اڑتے اڑتے کمرے میں اس طرف غوطہ لگا گیا جہاں اس کی زنبیل پڑی تھی، کالا اژدھا اس کے پیچھے پھنکارتا ہوا بھاگتا آرہا تھا۔ عمرو عیار زنبیل پر جھپٹا اور اسے کھول کر اس میں کود گیا۔ زنبیل بھی غائب ہوگئی اور عمرو عیار بھی غائب ہوگیا۔ کالا اژدھا اور بادشاہ اژدھا ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے۔

عمرو عیار زنبیل میں سے تھوڑا سا سر باہر نکالے اژدھوں کو دیکھ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ دو اژدھا ایک بدقسمت انسان کو دبوچ کر لئے چلے آرہے ہیں۔ ایک اژدھا نے کہا۔

"ہمارے آقا! آپ کے لئے ہم ملک شام سے ایک نوجوان کو پکڑ کر لائے ہیں۔ اس کا خون پی کر اپنی پیاس بجھائیے۔"

بادشاہ اژدھا بڑا خوش ہوا۔ اس نے حکم دیا کہ انسان کو جلدی سے میرے پاس لاؤ۔ وہ نوجوان جس کو دو اژدھوں نے دبوچا ہوا تھا سخت خوف زدہ تھا۔ اسے یقین ہوگیا تھا کہ اب اسے موت کے منہ سے کوئی نہیں بچا سکتا، لیکن اگر موت کا وقت نہ آیا ہو تو پھر انسان کو کوئی نہیں مار سکتا۔ موت صرف اسی وقت آتی ہے جب اللہ کی طرف سے اس کا وقت مقرر

کیا ہوا ہوتا ہے۔

عمرو عیار نے اس نوجوان کی جان بچانے کا فیصلہ کرلیا۔ اس نے جھک کر زنبیل میں دیکھا۔ زنبیل میں دنیا جہان کی چیزیں پڑی تھیں۔ اس کا جادو کا ڈنڈا بھی تھا، مگر عمرو کو معلوم تھا کہ یہ جادو کا ڈنڈا ان اژدھوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ زنبیل میں ایک طلسمی تلوار بھی پڑی تھی جو شاہ افراسیاب نے عمرو کو دے رکھی تھی۔ عمرو عیار نے طلسمی تلوار کو اٹھایا اور اسے حکم دیا۔

"اے طلسمی تلوار! اللہ کے حکم پر میری زنبیل سے نکل کر اپنا فرض ادا کر اور ان ظالم اژدھوں سے بے گناہ نوجوان کی جان بچا۔"

یہ سنتے ہی طلسمی تلوار میں سے روشنی کی کرنیں نکلنے لگیں۔ پھر تلوار عمرو عیار کے ہاتھ سے اچھل کر اوپر کو اٹھی۔ ہوا میں چکر لگایا اور سب سے پہلے ان اژدھوں پر گری جنھوں نے نوجوان کو دبوچا ہوا تھا۔ تلوار ایسے چل رہی تھی جیسے اسے کوئی بڑا تجربہ کار بہادر سپاہی چلا رہا ہو۔ تلوار نے ایک ہی وار سے دونوں اژدھوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں۔ نوجوان آزاد ہو کر ایک طرف کو گر پڑا۔ طلسمی تلوار اب اژدھوں کے بادشاہ کی طرف لپکی اور ایک ہی وار میں اس کی گردن بھی اڑا دی۔ اب عمرو عیار زنبیل میں سے باہر نکل آیا۔ اس نے سہمے ہوئے نوجوان کو حوصلہ دیا اور کہا۔

"بھائی! مت گھبرا۔ اللہ نے تیری جان بچالی ہے۔ چل میرے ساتھ یہاں سے نکل چل۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طلسمی تلوار ابھی تک مندر کے دوسرے اژدہوں کا قتل عام کر رہی تھی۔ عمرو عیار نے طلسمی تلوار کو حکم دیا۔

"اے طلسمی تلوار! ان تمام انسان دشمن اژدہوں کو ختم کر دے۔ کوئی زندہ باقی نہ بچے۔ پھر مندر کے باہر آجانا۔ میں وہاں تیرا انتظار کروں گا۔"

عمرو عیار نے نوجوان کو ساتھ لیا اور مندر سے نکل کر باہر کھلی جگہ پر آگیا۔ نوجوان حیرانی سے عمرو عیار کو دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"میرے بھائی! میں تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں کہ عین وقت پر پہنچ کر تم نے میری جان بچالی۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"شکریہ۔ تمہیں خدا کا ادا کرنا چاہئے کیونکہ خدا ہی نئی زندگی عطا کرتا ہے۔"

نوجوان نے پوچھا۔

"بھائی! کیا تم کوئی جادوگر ہو؟"

عمرو عیار بولا۔

"میں شیطانوں اور جادوگروں کے واسطے جادوگر ہوں۔ مجھے قدرت کی طرف سے کچھ طاقتیں عطا ہوئی ہیں۔ میں یہ طاقتیں انسان کی مدد دکھی لوگوں کی مدد کے لئے عمل میں لاتا ہوں میرا نام عمرو عیار ہے۔"

اتنے میں طلسمی تلوار ہوا میں اڑتی ہوئی عمرو کے پاس آگئی۔ عمرو نے طلسمی تلوار کو پکڑ کر اپنی زنبیل میں ڈال لیا اور نوجوان سے کہا۔

"بھائی! تم ملک شام کے رہنے والے ہو تو کیا یہاں سے اکیلے واپس اپنے شہر جاسکو گے؟"

نوجوان نے کہا۔

"اگر تم مجھے دریا کنارے کسی جگہ پہنچادو تو وہاں سے میں واپس کسی سمندری جہاز میں سوار ہو کر اپنے شہر پہنچ جاؤں گا۔"

عمرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر میرا ہاتھ پکڑ لو۔"

اس سے پہلے عمرو نے اپنے آپ کو انسانی روپ میں ظاہر کر دیا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ نوجوان لڑکا اسے انسانی شکل میں دیکھ رہا تھا۔ نوجوان نے عمرو کا ہاتھ تھام لیا۔ عمرو نے زنبیل کا تھیلا گلے میں لٹکایا اور فضا میں اڑ گیا۔ نوجوان نے اپنے آپ کو ہوا میں اڑتے دیکھا تو ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔

عمرو نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بے شک آنکھیں کھلی رکھو۔"

نوجوان نے آنکھیں کھول دیں اور دیکھا کہ وہ زمین سے کافی بلندی پر ہوا میں اڑتا جا رہا ہے۔ دریا وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ جب دریا آیا تو عمرو نیچے اتر آیا اور ایک گھاٹ پر نوجوان کو اتار دیا اور کہا۔

"خدا حافظ!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خدا حافظ" یہ کہہ کہ نوجوان ہاتھ ہلانے لگا۔ عمرو عیار دوبارہ فضا میں بلند ہوگیا۔ عمرو دریا کے اوپر اڑتا ہوا جارہا تھا۔ اب اس کو اپنے دوستوں یاماگ سانپ، نسطور جن اور زکوٹا جن کی تلاش تھی مگر اسے کچھ معلو نہیں تھا کہ یہ لوگ اسے کہاں ملیں گے۔ وہ یونہی آہستہ آہستہ غیبی حالت میں دریا کے اوپر اڑتا جارہا تھا۔

دوسری طرف ایسا ہوا تھا کہ یاماگ سانپ والا مٹکا دریا کی لہروں۔ ایک جگہ آگے جاکر دریا کے کنارے پر لگادیا، وہاں اتفاق سے اس وقت ایک سپیرا کنارے پر بیٹھا اپنے سانپ پٹاری میں نکال کر انہیں نہلا رہا تھا۔ اس کی نظر مٹکے پر پڑی تو اس نے مٹکے کو اٹھا لیا۔ اس کے اندر سانپ دیکھ بڑا خوش ہوا کیونکہ یاماگ بڑا خوبصورت سانپ تھا۔ سپیرا سمجھ گیا کہ یہ کو بڑا قیمتی سانپ ہے۔ اس نے یاماگ سانپ کو اپنی پٹاری میں ڈالا اور ش میں آکر ایک جگہ اس کا تماشہ لگا۔ یہ سپیرا اتنا تجربہ کار نہیں تھا کہ یاماگ سانپ کی اصلیت کو پہچان سکتا جس وقت وہ تماشہ دکھا رہا تھا اور لوگ اس کے گرد جمع تھے عین اسی وقت عمرو عیار ان کے اوپر سے گزرا۔ عمرو کی نظ نیچے پڑی تو اس کے دل میں یاماگ سانپ کا خیال آگیا۔ کنچن دیوداسی۔ یاماگ سانپ پر جو سفوف چھڑک رکھا تھا اس کی وجہ سے یاماگ کے جسم سے خوشبو نکلنی بند ہوگئی تھی۔ عمرو عیار نیچے ایک درخت کے پاس آیا او انسانی شکل میں ظاہر ہوگیا۔ زنبیل گلے میں لٹکائے عمرو عیار لوگوں میں آگیا۔ اچانک اس کی نظر یاماگ پر پڑی تو اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔

یاماگ سانپ پھن اٹھائے ہوئے جھوم رہا تھا اور سپیرا بین بجا رہا تھا۔ لوگ اس خوبصورت سانپ کو بڑے شوق سے دیکھ رہے تھے اور سپیرے کے بچھائے ہوئے کپڑے پر روپے پیسے پھینک رہے تھے۔ عمرو عیار نے سانپوں کی زبان میں یاماگ کو آواز دی۔ یاماگ نے عمرو کو دیکھا تو وہ بھی خوشی سے نہال ہوگیا۔ کہنے لگا۔

"عمرو بھائی! خدا کا شکر ہے تم مل گئے۔"

سپیرے نے عمرو کو یاماگ سانپ کی طرف بڑھتے دیکھا تو ڈانٹ کر کہا۔

"خبردار! سانپ کو ہاتھ لگایا تو یہ تجھے ہلاک کردے گا"

عمرو نے کہا۔

"بھائی میں بھی سانپ ہی ہوں۔ یہ مجھے کچھ نہیں کہے گا۔"

اور عمرو نے یاماگ سانپ کو زمین پر سے اٹھالیا۔ سپیرے نے فوراً پٹاری میں سے دوسرا سانپ نکال کر عمرو کی طرف پھینکا۔ عمرو نے دوسرے سانپ کو بھی پکڑ لیا اور بولا۔

"بھائی! اپنے سانپ مجھ سے نہ مرواؤ۔ یہ میرا دوست ہے۔ میں اسے لے جارہا ہوں۔"

یہ کہہ کر عمرو غائب ہوگیا۔ سپیرا اور دوسرے لوگ ہکا بکا ہو کر فضا میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے رہ گئے۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نمرود کی قبر کا سانپ

عمرو عیار یاماگ سانپ کو لے کر ہوا میں اڑ رہا تھا۔ اسے نیچے ایک جنگل میں ایک مینار سا نظر آیا جس کے اردگرد چار دیواری بنی ہوئی تھی عمرو نے یاماگ سانپ سے کہا۔

"دوست! یہاں تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں اور پھر سوچتے ہیں ہمیں آگے کس طرف جانا ہے۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"عمرو بھائی! میری طاقت میرے منکے میں ہے اور میرا منکا شہر سے باہر کھجوروں والے مکان میں پراسرار عورت کے قبضے میں ہے۔ چ وہاں چل کر اس سے اپنا منکا واپس لیتے ہیں۔"

عمرو کہنے لگا۔

"اچھا خیال ہے۔ چلو واپس یروشلم شہر کی طرف چلتے ہیں۔ مجھے اس شہر کا راستہ معلوم ہے۔"

عمرو عیار نے وہیں سے گھوم کر غوطہ لگایا اور اب وہ یروشلم شہر کی

طرف پرواز کر رہا تھا۔ دوستو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ عمرو اور یاماگ آج سے تین ہزار سال پرانے زمانے کے یروشلم شہر کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت زکوٹا ۱۹۹۴ء عیسوی کے زمانے میں شہر لاہور میں واقع عمران بھائی کی کوٹھی کے اوپر والے کمرے میں موجود ہے جہاں سے عمرو عیار اپنی زنبیل میں رات کو سونے کے لئے اترا تھا اور زنبیل سمیت غائب ہوگیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عمرو نے سر کے بل زنبیل میں چھلانگ لگائی تھی جو اسے نہیں لگانی چاہئے تھی۔ اسی وجہ سے اس کی زنبیل اس سے جدا ہو کر تین ہزار سال پرانے زمانے کے کالاخ مندر میں چلی گئی تھی اور خود عمرو کسی دوسری جگہ پر نکل آیا تھا۔ زکوٹا جن کے پاس اس کی طاقت موجود ہے۔ اسی شہر لاہور میں شیطان جادوگر سامری کے دو شیطان یعنی جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی ناساں چوڑی بھی اپنے ایک خفیہ غار میں موجود ہیں۔ سامری نے ان کی مدد سے نسطور جن کا طلسمی لاکٹ جس میں اس کی طاقت کا راز تھا چھین لیا ہے اور جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی کی یہ ڈیوٹی لگا رکھی ہے کہ وہ لاہور شہر میں رہ کر جاسوسی کرتے رہیں کہ کوہ قاف سے کوئی دوسرا جن نسطور کی مدد کو تو زمین پر نہیں اترا۔ اگر شاہ جنات کوہ قاف سے نسطور کی مدد کرنے کے لئے کسی دوسرے جن کو لاہور شہر میں اتارے تو سامری کو فوراً اطلاع کردی جائے اور اس جن کو ہلاک کردیا جائے' چنانچہ بل بتوڑی اور جادوگر حامون اکثر بھیس بدل کر لاہور شہر کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔ یہ دیکھنے کے لئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ کہیں کوہ قاف سے نسطور کی مدد کرنے کے لئے کوئی نیا جن تو نہیں آگیا۔

دوستو! آپ کو یہ بھی یاد کرادیں کہ نسطور کا لاکٹ سامری نے چھین لیا تھا۔ نسطور کی طاقت ختم ہو گئی تھی اور اس کا سر کاٹ کر سامری نے اپنی جادوگری میں باہر لٹکادیا تھا، مگر کامنی ناگن نسطور کی لاش دروازے سے اتروا کر اپنے پاس لے آئی تھی۔ پھر اس نے خلائی لڑکی شرمین کو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا۔ شرمین کامنی ناگن اور نسطور کی لاش کو اپنے خلائی سیارے پلوٹا رخ میں لے گئی، جہاں پہنچ کر اس نے خلائی علاج کی مدد سے نسطور کا سر اس کے جسم کے ساتھ جوڑ کر اسے زندہ کردیا۔ اس وقت نسطور اور کامنی ناگن پلوٹارخ سیارے پر شرمین خلائی لڑکی کے مہمان ہیں نسطور کو اپنے لاکٹ کی بھی تلاش ہے۔ لاکٹ کے بغیر نسطور کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ اس کا لاکٹ سامری نے ایک چڑیل کو ہلاک کرکے اس کی بد روح کے حوالے کردیا تھا اور بد روح کو کہا تھا۔

"اے چڑیل کی بد روح! نسطور کا لاکٹ میں تیرے حوالے کرتا ہوں۔ تو دوزخی سیارے پر جارہی ہے۔ وہاں رہ کر اس لاکٹ کی حفاظت کرنا۔ اگر یہ لاکٹ تم نے گم کردیا تو یہاں پیچھے جو تمہارے بہن بھائی اور ماں باپ ہیں ان سب کو قتل کروادوں گا۔"

چنانچہ چڑیل کی بد روح نسطور کا سلیمانی لاکٹ لے کر دوزخی سیارے میں پہنچ گئی تھی۔ نسطور کو اس کا علم نہیں ہے وہ اور کامنی ناگن خلائی

سیارے پلوٹارخ کے ایک مکان میں رہ رہے ہیں۔ شرمین نے ان دونوں کو خبردار کیا تھا کہ مکان سے باہر ہرگز نہ نکلیں، کیونکہ پلوٹارخ سیارے پر دوزخی سیارے کی مخلوق انسانوں ایسی شکل بناکر آجاتی ہے اور یہاں کے لوگوں کو اغوا کرکے لے جاتی ہے۔ پلوٹارخ سیارے پر خلائی مخلوق آباد تھی ان کی شکل صورت ہماری زمین کے انسانوں سے بہت ملتی جلتی تھی۔ خلائی لڑکی شرمین نے نسطور سے کہا تھا۔

"نسطور بھائی! میں تمہارے سلیمانی لاکٹ کا بھی پتہ کرادوں گی، مگر تم جلدی میں کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا۔ یہ خلائی سیارہ بڑا خطرناک سیارہ ہے۔ یہاں سے دور ایک دوزخی سیارہ ہے وہاں کی مخلوق انسانوں کی صورت بناکر کبھی کبھی یہاں آجاتی ہے اور کسی نہ کسی کو ورغلا کر اپنے ساتھ دوزخی سیارے میں لے جاتی ہے۔"

نسطور اور کامنی نے کہا تھا۔

"شرمین بہن! تم فکر نہ کرو۔ ہم اپنے خلائی مکان سے تمہاری اجازت کے بغیر کبھی باہر قدم نہیں رکھیں گے۔"

دوستو! آپ کو یہ بھی معلوم ہی ہو گا کہ کامنی ناگن اصل میں زمین کے نیچے بسنے والے سانپوں کے بادشاہ شیش ناگ کی دیوی ہے اور وہ لڑکی کا روپ بھی بدل لیتی ہے۔ وہ اصل میں ناگن ہے۔ وہ ناگن کی شکل بھی اختیار کرلیتی ہے، مگر وہ غائب نہیں ہو سکتی۔ نہ ہوا میں پرواز کرسکتی ہے۔ اس کا مہرہ اس کے منہ میں رہتا ہے۔ خلائی لڑکی شرمین اس کی بڑی پیاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سہیلی بن گئی ہے۔ شرمین نے کامئی ناگن کو ایک انگوٹھی دے رکھی ہے۔ یہ خلائی انگوٹھی ہے جس پر چھوٹا سا شفاف کرسٹل جڑا ہوا ہے۔ خلائی لڑکی شرمین نے کامئی ناگن کو یہ انگوٹھی دیتے ہوئے کہا تھا۔

"کامئی بہن! زمین پر یا کسی بھی سیارے پر اگر تم کسی ایسی مصیبت میں پھنس جاؤ کہ کوشش کے باوجود مصیبت سے نہ نکل سکو اور تمہاری جان کو خطرہ پڑ جائے تو اس خلائی انگوٹھی کے کرسٹل کو کپڑے یا ہتھیلی پر رگڑنا۔ تمہاری مدد کو میں یا میرا کوئی خلائی دوست اسی وقت تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔"

یہ خلائی انگوٹھی بھی کامئی ناگن نے اپنے منہ کے اندر اپنے ناگن والے مہرے کے ساتھ ہی رکھی ہوئی ہے۔

پیارے دوستو! اس وقت عینک والے جن نسطور کی یہ پراسرار طلسمی کہانی اس طرح چل رہی ہے کہ نسطور کا دوست اور ساتھی زکوٹا جن لاہور میں عمران، معطر کی کوٹھی میں عمرو عیار کی واپسی کا انتظار کر رہا ہے جبکہ اس کے دشمن یعنی چڑیل بل بتوڑی اور حامون جادوگر بھی اسی شہر لاہور میں اپنے خفیہ زیر زمین غار میں ہیں اور بھیس بدل کر شہر کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف نسطور یعنی ہمارا دوست عینک والا جن زمین سے اربوں میل کے فاصلے پر کائنات کے ایک خلائی سیارے پلوٹارخ کے ایک خلائی مکان میں کامئی ناگن کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اسے اپنے سلیمانی لاکٹ کی تلاش ہے۔ سلیمانی لاکٹ کے چھن جانے سے نسطور کی طاقت

ختم ہو چکی ہے۔ ان کی ہمدرد اور دوست خلائی لڑکی شرمین نے انہیں خلائی مکان سے باہر نکلنے سے منع کر رکھا ہے، اور عمرو عیار اور یاماگ سانپ ہمارے زمانے سے بہت پہلے تین ہزار برس پرانے زمانے میں پہنچ چکے ہیں اور اس وقت دونوں دوست ہوا میں پرواز کرتے ہوئے شہر یروشلم کی طرف جا رہے ہیں جہاں ایک پراسرار جادوگرنی عورت نے یاماگ کا منکا چھین لیا تھا۔

اب ہم پہلے عمرو عیار اور یاماگ سانپ کے ساتھ سفر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا گزرتی ہے۔

عمرو عیار نے یاماگ سانپ کو اپنی کلائی کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور وہ اپنی زنبیل گلے میں لٹکائے غیبی حالت میں فضا میں پرواز کرتا شہر یروشلم کی طرف جا رہا تھا۔ دور سے اسے یروشلم کے تین ہزار سال پرانے شہر کے مکانوں کے آثار نظر آئے تو اس نے یاماگ سانپ سے کہا۔

"دوست! یروشلم شہر آ گیا ہے۔"

یاماگ سانپ نے بھی شہر کے چمکتے ہوئے پرانی طرز کے مکانوں کو دور سے دیکھا اور کہا۔

"اس کے شمال کی جانب کچھ فاصلے پر کھجوروں کے درختوں کے درمیان ایک کچا مکان آئے گا جس عورت کے پاس میرا منکا ہے وہ اسی مکان میں رہتی ہے۔"

عمرو بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ابھی چل کر پتہ کرتا ہوں کہ وہ شیطان کی نانی کیا کر رہی ہے۔"

اس وقت پراسرار جادوگرنی عورت اپنے کچے مکان کی کوٹھڑی میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کالا سانپ تھا اور دوسرے ہاتھ میں یاماگ سانپ کا قیمتی منکا تھا۔ اس منکے کی مدد سے جادوگرنی نے زمین میں دفن کتنے ہی خزانوں کا پتہ لگا کر انہیں زمین سے نکال کر ایک جگہ چھپا کر رکھ لیا تھا۔ اب وہ کسی اور خزانے کا پتہ معلوم کر رہی تھی کہ اچانک اس کو محسوس ہوا کہ فضا میں طلسمی لہریں حرکت کرنے لگی ہیں۔ وہ ایک دم ہوشیار ہو گئی۔ وہ جادوگرنی تھی۔ فوراً سمجھ گئی کہ کوئی دشمن اس سے یاماگ کا منکا چھین کر لے جانے کے لئے آگیا ہے۔ اس نے جلدی سے منکا کالے سانپ کے منہ میں ڈالا اور سانپ کو حکم دیا۔

"یہاں سے فوراً نکل جاؤ اور بادشاہ نمرود کے مقبرے میں جا کر چھپ جاؤ۔ میں خود تمہیں وہاں آکر لے آؤں گی۔"

یہ کہہ کر جادوگرنی عورت نے ایک منتر پڑھ کر کالے سانپ پر پھونکا اور سانپ یاماگ کا منکا لے کر غائب ہو گیا۔ اتنی دیر میں عمرو عیار بھی یاماگ کو لے کر جادوگرنی کے مکان میں پہنچ گیا۔ جادوگرنی نے عمرو اور اس کی کلائی پر لپٹے ہوئے یاماگ سانپ کو دیکھا تو فوراً سمجھ گئی کہ یاماگ اس سے طلسمی منکا واپس لینے آیا ہے۔ جادوگرنی نے عمرو عیار کو بھی پہچان لیا تھا کہ یہ بڑا زبردست جادوگر ہے چونکہ وہ اپنے جادو کو انسانوں کی بھلائی اور دکھی لوگوں کی مدد کے لئے عمل میں لاتا ہے اس لئے عمرو کے جادو کو

شکست دینا مشکل ہے۔ جادوگرنی نے وہاں عیاری اور مکاری سے کام لیا۔

وہ عمرو کو دیکھتے ہی کوٹھڑی سے نکل کر صحن میں زمین پر بیٹھ گئی اور زار وقطار رونا شروع کر دیا۔ یاماگ سانپ نے جادوگرنی کو فوراً پہچان لیا۔ اس نے عمرو سے کہا۔

"عمرو بھائی! یہی وہ جادوگرنی ہے جس نے میرا منکا نکال لیا تھا۔"

عمرو عیار اس وقت انسانی شکل اختیار کر چکا تھا۔ اس نے جادوگرنی سے کہا۔

"اے مکار عورت! میرے دوست کا منکا سیدھی طرح ہمارے حوالے کر دے نہیں تو تیری خیر نہیں ہے۔"

جادوگرنی روتے ہوئے بولی۔

"میرے بھائی! تم جس عورت کی تلاش میں یہاں آئے ہو وہ میں نہیں ہوں۔ وہ میری ہم شکل جڑواں بہن تھی جو دو روز ہوئے مرگئی ہے۔ میں اس کے غم میں کل سے رو رہی ہوں۔"

یاماگ سانپ نے سانپوں کی زبان میں عمرو سے کہا۔

"یہ مکار عورت جھوٹ بول رہی ہے عمرو۔ اس کا اعتبار نہ کرنا۔ میرا منکا اسی کے پاس ہے۔"

عمرو نے غصے میں آکر کہا۔

"مجھ سے مکاری نہ کر۔ میں جانتا ہوں تو ہی اصل جادوگرنی ہے۔ یہاں تیرا جھوٹ نہیں چلے گا۔ جلدی یاماگ کا منکا نکال نہیں تو میں ابھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہیں جلا کر بھسم کرتا ہوں۔"

مکار جادوگرنی اونچی آواز میں رونے لگی بولی....

"میرے بھائی! میں سچ کہتی ہوں۔ میں جادوگرنی نہیں ہوں۔ جادوگرنی میری بہن تھی جو مرگئی ہے' ہو سکتا ہے تمہارا منکا اسی کے پاس ہو۔ وہ اس قسم کے کام کیا کرتی تھی۔ میں اسے منع کیا کرتی تھی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ مرتے وقت وہ منکا کس کے حوالے کر گئی ہے۔"

عمرو لاچار سا ہو گیا۔ وہ عورت ذات پر ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اس نے آہستہ سے یاماگ سے کہا۔

"یاماگ! اب کیا کریں۔ یہ عورت تو مکر گئی ہے کہتی ہے وہ میری ہم شکل بہن تھی جو مرچکی ہے۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"عمرو! یہ جھوٹ بول رہی ہے۔"

عمرو نے کہا۔

مگر میرے بھائی میں اس سے کیسے سچ اگلواؤں؟ میں اس کو مار بھی نہیں سکتا۔ اچھا ٹھہرو۔ میں ایک ترکیب آزماتا ہوں۔"

عمرو نے کچھ پڑھ کر جادوگرنی پر پھونک ماری تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ عمرو نے بلند آواز میں پوچھا۔

"تیرا ضمیر جاگ چکا ہے جادوگرنی! اب بھی بتا کہ یاماگ سانپ کا منکا تو نے کہاں رکھا ہے؟"

جادوگرنی بھی شیطان کی خالہ تھی۔ برائی اس کے ضمیر تک پہنچ چکی تھی' چنانچہ عمرو کا جادو بھی اس کے ضمیر کو بیدار نہ کر سکا۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں بھی ہوشیار تھی کہنے لگی۔

"ہاں میرا ضمیر بیدار ہو گیا ہے۔ میں سچ بولوں گی میں جادوگرنی کی جڑواں ہم شکل بہن ہوں' مجھے کچھ معلوم نہیں کہ یاماگ کا منکا کہاں ہے۔ یہ میری مرنے والی بہن کو ہی معلوم ہوگا۔ میں بے قصور ہوں۔ میں بے قصور ہوں۔"

عیار جادوگرنی بار بار ایک ہی فقرہ دہرانے لگی۔ اب یاماگ سانپ کو بھی یقین آگیا کہ یہ عورت اصل جادوگرنی نہیں ہے' بلکہ اس کی ہم شکل جڑواں بہن ہی ہے۔ اس نے سانپوں کی زبان میں عمرو عیار سے کہا۔

"عمرو! لگتا ہے یہ عورت جھوٹ نہیں بول رہی۔ میرا منکا اس کے پاس نہیں ہے' مگر اس سے پوچھو کہ اس کی بہن کو کون سے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے' کیونکہ ممکن ہے وہ عورت میرا منکا بھی اپنے ساتھ ہی قبر میں لے گئی ہو۔"

عمرو نے جادوگرنی سے پوچھا۔

"مجھے یہ بتا کہ تمہاری بہن کو کس جگہ دفن کیا گیا تھا؟"

جادوگرنی نے بناوٹی آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

"بھائی! ہم لوگ اپنے مردوں کو دفن نہیں کرتے ہم انہیں جلا دیتے ہیں۔ میری بہن کی لاش کو بھی جلا دیا گیا تھا اور اس کی ہڈیاں دریا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہادی تھیں۔"

یہ سن کر عمرو اور یاماگ لاجواب ہو گئے۔ عمرو نے یاماگ سے کہا۔

"اب کیا کریں یاماگ؟ خدا جانے وہ جادوگرنی کی بچی شیطان کی خالہ تمہارا منکا کس کے حوالے کر گئی ہے۔ کہاں چھوڑ گئی ہے۔ اس کا تو اب کھوج لگانا پڑے گا۔"

مکار جادوگرنی اسی طرح زاروقطار روئے جا رہی تھی اور بین کر رہی تھی۔

"ہائے میری بہن! تو مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہائے میری بہن! اب میں اکیلی کیسے زندہ رہوں گی.... ہائے.... ہائے۔"

عمرو نے غصے میں کہا۔ "بند کرو رونا دھونا۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔ "عمرو! یہاں سے واپس چلو۔ یہاں ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔"

عمرو عیار نے منتر پڑھ کر پھونک ماری اور غائب ہو گیا۔ غائب ہونے کے ساتھ ہی وہ ہوا میں پرواز کر گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد جادوگرنی کچھ دیر وہیں بیٹھی روتی رہی، کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ عمرو غائب ہونے کے بعد ہو سکتا ہے وہیں موجود ہو۔ پھر وہ کوٹھڑی کے اندر چلی آئی اور چارپائی پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں جیسے سو گئی ہو۔ کافی دیر چارپائی پر لیٹے رہنے کے بعد جب جادوگرنی کو یقین ہو گیا کہ اب وہ لوگ وہاں نہیں ہیں اور فضا میں سے طلسمی لہریں بھی غائب ہو گئی ہیں تو جادوگرنی نے ایک قہقہہ لگایا اور

کہا۔

"یاماگ! تمہارا منکا اب کبھی تمہیں واپس نہیں ملے گا۔ میں اکیلی ساری دنیا کے خزانوں کی مالک بنوں گی۔"

کالا سانپ اپنے منہ میں یاماگ سانپ کا منکا لے کر جادوگرنی کے حکم پر سیدھا نمرود کے مقبرے میں پہنچ گیا۔ نمرود وہ بادشاہ تھا جو بڑا ظالم ہوا کرتا تھا۔ اس نے ایک سانپ پال رکھا تھا۔ وہ ہر روز اپنی شاہی جیل میں سے ایک قیدی کو نکالتا۔ اس کی کھوپڑی توڑتا اور اس کا مغز اپنے سانپ کو کھلاتا۔ جب وہ مر گیا تو خدا کی طرف سے اس پر یہ عذاب نازل ہوا کہ اپنی قبر میں اسے زندہ کر دیا گیا۔ اب وہی اس کا سانپ ہر روز نمرود بادشاہ کے منہ کے راستے اس کے دماغ میں گھستا اور اس کا مغز کھاتا تھا۔ نمرود کے مردہ جسم میں صرف گردن کے اوپر جان پڑی ہوئی تھی۔ نیچے کا دھڑ مردہ تھا اور ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا مگر گردن کے اوپر منہ اور سر اسی طرح تھے۔ جب اس کا پالتو سانپ صبح کے وقت نمرود کے منہ میں گھس کر اس کے تالو کے شگاف میں سے کھوپڑی کے اندر جا کر مغز کھاتا تو تکلیف کی وجہ سے نمرود کی چیخیں نکل جاتیں مگر قبر کے اندر اس کی چیخیں سننے والا کوئی نہیں تھا۔ کالا سانپ مقبرے میں آ کر ایک پرانی قبر کے اندر گھس کر بیٹھ گیا۔

نمرود کے سانپ کو فوراً پتہ چل گیا کہ ایک اور سانپ ساتھ والی قبر میں آیا ہے۔ وہ نمرود کی قبر کے سوراخ میں سے رینگ کر دوسری قبر میں پہنچ گیا۔ وہاں کالا سانپ جادوگرنی کے حکم سے چھپا بیٹھا تھا۔ نمرود کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ نے اس کی گردن میں اپنے دانت گاڑھے اور اسے گھسیٹ کر قبر سے باہر لے گیا۔ قریب ہی ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ نمرود کے سانپ نے کالے سانپ کو چشمے کے پتھروں میں پھینک دیا اور واپس چلا گیا۔ کالا سانپ سخت زخمی ہو چکا تھا۔ اس کی آدھی گردن کٹ گئی تھی۔ تھوڑی دیر زندہ رہنے کے بعد کالا سانپ مر گیا۔

اچانک ایک طرف سے کوئی مسافر گھوڑے پر سوار وہاں آیا۔ گھوڑے سے اتر کر اس نے چشمے پر منہ ہاتھ دھویا۔ پانی پیا' جب واپس جانے لگا تو اس کی نگاہ کالے مردہ سانپ پر پڑی۔ یہ مسافر ایک حکیم تھا جو مردہ سانپوں کی ایک خاص دوائی بنا کر بادشاہوں کے پاس فروخت کیا کرتا تھا۔ اس نے مردہ سانپ دیکھا تو فوراً اسے اٹھا کر بوتل میں بند کیا اور تھیلے میں رکھ کر آگے روانہ ہو گیا۔ آگے دریا پڑتا تھا۔ یہاں مسافر بڑی کشتی میں دریا پار کرتے تھے۔ مسافر بھی کالے سانپ کی بوتل لے کر کشتی میں سوار ہو گیا۔ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ کالے سانپ کے منہ میں یاماگ سانپ کا قیمتی منکا ہے۔ دریا چڑھا ہوا تھا۔ پانی کی موجیں بڑے زور سے بہہ رہی تھیں۔ جب کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی تو ایک طرف سے بڑی اونچی لہر آئی۔ کشتی سے بڑے زور سے ٹکرائی اور کشتی الٹ گئی۔ سارے مسافر دریا میں گر پڑے۔ وہاں طوفان مچ گیا۔ مسافر بھی دریا میں غوطے کھانے لگا۔ اس کا سامان اور کالے سانپ والی بوتل بھی دریا میں گر گئی۔ وہ خود تو کسی طرح تیر کر دریا پار کر گیا مگر بوتل کو دریا کی طوفانی لہریں بہا کر کہیں کی

کہیں لے گئیں۔

جادوگرنی تھوڑی دیر بعد نمرود کے مقبرے میں کالے سانپ کے منہ سے اپنا منکا واپس نکالنے گئی تو وہاں کالا سانپ کہیں بھی نہ ملا۔ اس نے کالے سانپ کو بہت تلاش کیا مگر وہ اسے کہیں نہ مل سکا۔ جادوگرنی اپنے سر کو پیٹتی واپس چلی گئی۔ عمرو عیار اور یاماگ سانپ بھی مایوس ہو کر واپس جا رہے تھے۔ عمرو ہوا میں اڑ رہا تھا۔

یاماگ سانپ اس کی کلائی سے لپٹا ہوا تھا۔ عمرو کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ میں شگوفہ جادوگرنی کو بلا کر پوچھتا ہوں کہ منکا کہاں چلا گیا ہے؟"

عمرو نیچے اتر آیا۔ اس نے یاماگ سانپ کو اپنے پاس ہی زمین پر بٹھا دیا۔ خود ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا تو سامنے درخت کے تنے پر شگوفہ جادوگرنی کی شکل آ گئی۔ شگوفہ جادوگرنی نے پوچھا۔

"عمرو! کیا بات ہے تم نے مجھے کیوں یاد کیا؟"

عمرو نے ساری بات بیان کر دی۔ شگوفہ جادوگرنی بولی۔

"عمرو! تمہارے دوست یاماگ کا منکا لے کر ایک کالا سانپ نمرود کے مقبرے میں گیا تھا' مگر نمرود کے سانپ نے اسے ہلاک کر کے چشمے پر پھینک دیا۔ اب کالا سانپ ایک بوتل میں بند ہے۔ وہ مر چکا ہے۔ اس کے منہ میں یاماگ سانپ کا منکا ہے اور وہ بوتل دریا کی لہروں پر بہتی بہتی اطلانتک سمندر میں پہنچ گئی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عمرو نے کہا۔ "کیا تم ہمیں وہاں پہنچا سکتی ہو؟"

شگوفہ جادوگرنی نے کہا۔ "افسوس عمرو! میری اتنی طاقت نہیں ہے۔ اطلانتک سمندر کے نیچے آج سے دو ہزار سال پہلے پورا شہر ایک دن سمندر کے نیچے غرق ہو گیا۔ اب اس شہر پر بدروحوں کا طلسم اور آسیب چھایا ہوا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی جہاز اس طرف جاتا ہے تو چکر کھانے لگتا ہے اور پھر غرق شدہ گناہ گاروں کا شہر اسے نیچے کھینچ لیتا ہے۔ ہمارا بھی طلسم وہاں نہیں چلتا۔ کالے سانپ والی بوتل سمندر میں غرق شدہ شہر کے اوپر پہنچنے ہی والی ہے۔"

عمرو عیار نے کہا۔ "کیا تم مجھے وہ راستہ بتا سکتی ہو جو غرقاب شہر کے سمندر کی طرف جاتا ہے؟"

شگوفہ جادوگرنی نے عمرو کو اطلانتک سمندر کا سارا راستہ بتا دیا۔ جب وہ جانے لگی تو عمرو نے اس سے نسطور جن کے بارے میں پوچھا کہ وہ اس وقت کہاں ہوگا؟ شگوفہ جادوگرنی بولی۔

"وہ کسی ایسی جگہ پر ہے جہاں ہمارا طلسم نہیں پہنچ سکتا۔ تم اس سے اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہوگا۔"

یاماگ سانپ نے عمرو سے کہا۔

"اس سے پوچھو! کیا وہ کسی خلائی سیارے میں ہے۔

عمرو نے یہ سوال پوچھا تو شگوفہ جادوگرنی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کسی خلائی سیارے میں ہی ہوگا۔"

اتنا کہہ کر شگوفہ جادوگرنی غائب ہو گئی۔

عمرو عیار نے یاماگ سانپ سے کہا۔

"چلو اطلانتک سمندر کی طرف چلتے ہیں۔"

عمرو نے یاماگ سانپ کو کلائی کے ساتھ لپیٹا اور ہوا میں اڑ گیا۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عمرو عیار ڈوبے ہوئے شہر میں

عمرو عیار دریا کے اوپر اڑتے سمندر پر پہنچ گیا۔

اس نے دیکھا کہ نیچے نیلے رنگ کا بہت بڑا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ اس نے یاماگ سے کہا۔

"ہم اطلانتک سمندر پر آگئے ہیں لیکن مجھے کالے سانپ کی بوتل کہیں نظر نہیں آرہی۔"

یاماگ بولا۔ "اسے تلاش کرنا بڑا ضروری ہے عمرو بھائی۔"

عمرو نے کہا۔ "اسی لئے تو ہم یہاں آئے ہیں۔"

عمرو عیار سمندر کے اوپر اڑتا چلا جارہا تھا۔ اچانک ایک جگہ پہنچ کر اسے ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ نیچے گرنے لگا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"یاماگ! یہاں گناہ گاروں کا شہر غرق ہے۔ اس شہر کی آسیبی کشش مجھے نیچے کھینچ رہی ہے۔"

یاماگ نے گھبرا کر کہا۔

"عمرو! مجھے لے کر اپنی زنبیل میں گھس جاؤ۔"

عمرو نے کہا۔

"میرے ہاتھ سن ہو گئے ہیں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ بڑی ظالم مقناطیسی کشش ہے۔"

اس کے ساتھ ہی عمرو عیار اس طرح سمندر میں گر گیا جس طرح کوئی جہاز جس کا انجن خراب ہو جائے لڑھکنیاں کھاتا سمندر میں گر جاتا ہے۔ سمندر میں گرتے ہی جیسے کوئی عمرو عیار نے ایک جادوئی منتر پڑھنے کی بھی کوشش کی مگر عجیب بات ہوئی کہ اس کو منتر بھی بھول گیا۔ وہ سمندر کی گہرائیوں میں اترتا جارہا تھا۔

پھر اس نے دیکھا کہ وہ ایک ڈوبے ہوئے شہر کے ایک محل کی چھت پر آگیا ہے۔ آسیبی کشش نے اسے محل کی چھت پر لاکر پھینک دیا تھا۔ عمرو نے اٹھ کر چلنے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے پاؤں من من بھاری ہوگئے ہیں، وہ بڑی مشکل سے قدم اٹھا کر چھت کے زینے تک آکر رک گیا۔ یاماگ سانپ بھی پریشان تھا۔ سمندر کے پانی میں ان کا وزن بہت بھاری ہو گیا تھا۔ یاماگ سانپ بھی عمرو کی کلائی سے لپٹا ہوا بڑی مشکل سے حرکت کر سکتا تھا۔ اس نے عمرو سے کہا۔

"یہاں ہمارا وزن کیوں اتنا زیادہ ہو گیا ہے عمرو؟"

عمرو نے کہا۔ "میرا خیال ہے یہ اس شہر کے گناہ گار لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہے جس نے ہمیں اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ ہم ان گناہ گاروں کے آسیب کے شکنجے میں پھنس چکے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یاماگ بولا۔ "افسوس! ہمیں منکا بھی نہ ملا اور ہم اس نئی مصیبت میں بھی پھنس گئے۔"

عمرو عیار نے کہا۔ "گھبرانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ تو ہمارے ساتھ ہوتا ہی رہتا ہے۔ خدا نے چاہا تو ہم اس گناہ گار غرق شدہ شہر سے ضرور نجات حاصل کر لیں گے اور تمہارا منکا بھی ہمیں مل جائے گا۔"

یاماگ نے کہا۔

"اس محل کے نیچے چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں اس کے اندر کیا ہے۔"

عمرو عیار بڑی مشکل سے اپنے ایک ایک من وزنی پاؤں کو اٹھا اٹھا کر زینہ اترنے لگا۔ جب وہ نیچے پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ پانی میں ڈوبے ہوئے محل میں دربار لگا ہے۔ بادشاہ کا ڈھانچہ تخت پر بیٹھا ہے۔ اردگرد درباریوں کے ڈھانچے کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ ان ڈھانچوں پر چھوٹی چھوٹی مچھلیاں چمٹی ہوئی ہیں جس طرح میٹھی چیز پر مکھیاں چمٹی ہوتی ہیں۔ عمرو یہ دیکھ کر بولا۔

"یاماگ! دیکھو یہ ان لوگوں کو ان کے گناہوں کی سزا ملی ہے۔ انسان کو ہمیشہ گناہ سے بچنا چاہیے اور نیک کام کرنے چاہئیں نہیں تو وہ قیامت تک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔"

عمرو عیار کو محسوس ہوا کہ محل میں آنے سے اس کے پاؤں کچھ ہلکے ہو گئے ہیں۔ زمین کی کشش بھی کم ہو گئی ہے۔ اب وہ آسانی سے چل سکتا تھا۔ اس نے یاماگ سے کہا۔

"خدا نے بڑی مہربانی کی ہے یاماگ! ہم پر آسیبی شہر کا آسیب کم ہو گیا

ہے۔"

عمرو محل سے باہر نکلا اور غرق شدہ شہر کے بازاروں میں پھرنے لگا۔ بازاروں میں دکانیں کھلی تھیں۔ لوگ دکانوں کے باہر جس طرح غرق ہونے سے پہلے کھڑے تھے اسی طرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے اور اب غرق ہونے کے بعد ان کے ڈھانچے ہی باقی تھے۔ دکانوں پر بھی دکانداروں کے ڈھانچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی گھوڑے پر سوار تھا مگر گھوڑے کا بھی ڈھانچہ اور گھڑسوار کا بھی ڈھانچہ باقی رہ گیا تھا۔ عمرو عیار ایک گلی میں سے گزر رہا تھا کہ اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی۔

عمرو نے پلٹ کر دیکھا تو اسے گلی میں اوپر سے ایک بوتل نیچے آتی دکھائی دی۔ یاماگ نے کہا۔

"عمرو میرا خیال ہے یہی وہ بوتل ہے جس میں کالا سانپ اور میرا منکا ہے۔"

یہ وہی بوتل تھی اور ابھی ابھی سمندر میں پہنچی تھی کہ سمندر میں ڈوبے ہوئے شہر کی کشش نے اسے نیچے کھینچ لیا۔ بوتل نیچے آتے ہوئے ایک مکان کی منڈیر سے ٹکرا گئی تھی جس کی آواز عمرو نے سنی تھی۔ عمرو نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے کہ جیسے بوتل نیچے آئے گی وہ اسے دبوچ لے گا۔ سمندر کے بھاری پانی میں بوتل بڑے آرام آرام سے نیچے آ رہی تھی۔ جیسے ہی بوتل نیچے آئی عمرو نے اسے دبوچ لیا۔ اس کے اندر کالا سانپ مردہ پڑا تھا۔ یاماگ نے خوش ہو کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عمرو! اسی سانپ کے منہ میں میرا منکا ہے۔ مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔"

ابھی یہ فقرہ یاماگ کے منہ میں ہی تھا کہ گلی کے ایک مکان کے دروازے کی طرف سے زبردست پانی کی لہر آئی جس نے عمرو کو اپنی طرف کھینچا اور تنکے کی طرح بہاتی ہوئی دوسری طرف ایک تنگ و تاریک ڈوبی ہوئی حویلی کے اندر لے گئی۔ یہاں دو انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے ہاتھوں میں تلواریں لیے کھڑے تھے۔ انہوں نے عمرو کو اپنی طرف کھینچا اور عمرو ان کے ہاتھ لگنے سے بے ہوش ہوگیا۔ اس کے بے ہوش ہونے کے ساتھ ہی یاماگ سانپ بھی بے ہوش ہو گیا۔

یہ انسانی ڈھانچے بے ہوش عمرو کو حویلی کے اندر ایک کوٹھڑی میں لے گئے۔ عمرو کے ہاتھ میں کالے سانپ کی بوتل اسی طرح پکڑی ہوئی تھی۔ انسانی ڈھانچوں میں سے ایک ڈھانچہ عورت کا تھا اور وہاں رہ کر غریب لوگوں کے بچوں کو اغوا کر کے انہیں آگے فروخت کردیا کرتے تھا۔ بھی اس ڈوبے ہوئے شہر کے گناہ گار لوگوں اور ظالم لوگوں میں سے تھے چنانچہ یہ دونوں بھی شہر کے ساتھ ہی سمندر میں غرق ہو گئے تھے اور اب اس کی بدروحیں اپنے ڈھانچوں سے چمٹی ہوئی تھیں اور جو کوئی بدنصیب سمندری مسافر ڈوب کر وہاں آجاتا تھا۔ یہ اسے پکڑ کر حویلی کی کوٹھڑی میں بند کردیتے تھے اور جب دس بارہ دنوں کے بعد اس کی لاش جاتی تھی تو اسے کھا جاتے تھے۔ انہوں نے عمرو عیار کو بھی حویلی کی

کوٹھڑی میں بند کردیا۔ کوٹھڑی میں چھت تک پانی بھرا ہوا تھا۔ ان ڈھانچوں نے اپنے طلسم سے عمرو کو بے ہوش کردیا ہوا تھا اور اب عمرو کا ہوش میں آنا مشکل تھا۔

عمرو عیار کو ہم اس ڈوبے ہوئے شہر کی حویلی میں چھوڑ کر اور تین ہزار سال پرانے زمانے سے نکل کر اپنے ۱۹۹۴ء کے لاہور شہر میں آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہمارا دوست زکوٹا جن کیا کر رہا ہے۔

زکوٹا جن اپنے دوستوں عمرو عیار اور عینک والا جن نسطور کے بغیر سخت اداس تھا۔ اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ شہر میں جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل موجود ہیں۔ دونوں اس کی جان کے دشمن ہیں اور اسے کسی نہ کسی طرح قید کر کے سامری کے دربار میں لے جانا چاہتے ہیں جہاں سامری اسے ہلاک کرنے کی تیاریاں کر چکا ہے۔ زکوٹا کے پاس اگرچہ اپنی زبردست طاقت موجود تھی مگر چڑیل بتوڑی اور جادوگر حامون بھی سامری کا خاص درباری جادوگر اور چڑیل تھی۔ اس کے باوجود زکوٹا جن غائب ہو کر لاہور شہر میں رات کے وقت نکل کر گلیوں، بازاروں اور کھیتوں، باغوں کے چکر لگاتا رہتا کہ شاید کہیں سے اسے اپنے دوستوں عمرو عیار اور نسطور جن کا کوئی سراغ مل جائے۔

جادوگر حامون اور بل بتوڑی اپنے زمین کے اندر والے خفیہ غار میں کوئی طلسمی منتر تیار کر رہے تھے کہ اچانک سامری کا خاص جن حاضر ہو گیا۔ اس کو دیکھتے ہی حامون اور بل بتوڑی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حامون نے پوچھا۔

"کیا سامری جی کا کوئی خاص پیغام لائے ہو؟"

"ہاں! ہمارے آقا سامری نے کہا ہے کہ نسطور کسی خلائی سیارے میں پہنچ چکا ہے اور وہاں ایک خلائی لڑکی کی مدد سے سلیمانی لاکٹ کی تلاش میں ہے۔ وہ کوہ قاف سے بھی شاہ جنات کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سامری نے حکم دیا ہے کہ لاہور میں زکوٹا جن کو فوراً اپنے قبضے میں کر کے ہمارے دربار میں حاضر کرو۔"

جادوگر حامون نے کہا۔"سامری جی سے کہو کہ میں آج ہی زکوٹا کی تلاش میں نکلتا ہوں اور بڑی جلدی اس کو قابو کر کے خود لے کر حاضر ہو جاؤں گا۔"

جن یہ پیغام لے کر غائب ہو گیا۔ بل بتوڑی نے کہا۔

"لمبی ناک والے حامون! اب کیا کریں۔ زکوٹا کو کہاں تلاش کریں۔ وہ تو ہمارے قابو میں نہیں آئے گا۔"

جادوگر حامون نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اری بل بتوڑی ناساں چوڑی! تو چڑیل نہیں ڈائین ہے۔ میری پیاری بہن ہے! اری زکوٹا کی کیا مجال ہے کہ میرے طلسم کے آگے ٹھہر جائے۔ تم دیکھو گی کہ میں اسے کیسے پکڑتا ہوں۔ وہ لاہور میں جہاں کہیں بھی چھپا ہوا ہو گا اسے وہاں سے نکال کر ڈبی میں بند کر کے سامری کے پاس لے جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر جادوگر حامون نے ایک پیالے میں پانی ڈالا اور اس پر طلسمی منتر پڑھ کر پھونکنے لگا۔ جب طلسمی عمل ختم ہو گیا تو جادوگر نے بلند آواز میں چلا کر کہا۔

"اے پانی کی روح! جلدی حاضر ہو کر بتا کہ اس وقت زکوٹا جن کہاں ہے؟"

پیالے میں بھرے ہوئے پانی کی سطح کانپنے لگی۔ اس میں سمندر کی طرح ہلکی ہلکی لہریں اٹھنے لگیں۔ پھر ایک ڈراؤنی عورت کی شکل نمودار ہوئی۔ ڈراؤنی عورت نے کہا۔

"حامون! سن! زکوٹا جن اس وقت عمران کی کوٹھی کی دوسری منزل پر اپنے کمرے میں سو رہا ہے۔"

یہ کہہ کر ڈراؤنی عورت کی شکل غائب ہو گئی۔ حامون جادوگر نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اور بولا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! دیکھا میرے طلسمی منتر نے زکوٹا کا سارا پتہ بتا دیا۔ اب چل عمران کی کوٹھی کی طرف چلتے ہیں اور زکوٹا کو سوتے میں ہی قبضے میں کر کے اس ڈبی میں بند کر کے لے آتے ہیں۔"

جادوگر حامون نے لکڑی کی ایک چھوٹی سی ڈبی اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لی اور چڑیل بل بتوڑی کا ہاتھ پکڑا اور منتر پڑھا اور دونوں غائب ہو گئے۔

اس وقت لاہور شہر میں آدھی رات گزر چکی تھی۔ زکوٹا جن اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوستوں عمروعیار اور نسطور کو یاد کرتا سو گیا تھا۔ اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس کو محسوس ہوا کہ باہر چھت پر کوئی بھاری چیز گری ہے۔ ساتھ ہی اسے طلسمی لہریں محسوس ہونے لگیں۔ وہ بستر پر سے اچھلا اور چھلانگ لگا کر چھت پر آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ سامنے جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی کھڑے ہیں۔

زکوٹا نے زور سے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف! مجھے کام بتاؤ میں کیا کروں۔ میں کس کو کھاؤں؟"

جادوگر حامون نے فوراً منتر پڑھ کر ایک خنجر زکوٹا کی طرف پھینکا زکوٹا اچھل کر ہوا میں کھڑا ہو گیا اور چلا کر بولا۔

"حامون اور بل بتوڑی! میں تم دونوں کو کھا جاؤں گا۔"

"زکوٹا جن نے ہاتھ ہوا میں گھمایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تلوار آگئی" اس نے تلوار کو زور سے جادوگر کی طرف پھینکا۔ حامون نے منتر پڑھ اور تلوار ہوا میں دو ٹکڑے ہو کر گر پڑی۔ حامون نے قہقہہ لگایا۔"

"زکوٹا! آج تو مجھ سے نہیں بچ سکے گا۔"

زکوٹا ہوا میں غائب ہو گیا۔ حامون جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی بھی غائب ہو گئے۔ غائب ہونے کے بعد بھی وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے زکوٹا کوٹھی کے اوپر کافی بلندی پر چلا گیا۔ جادوگر حامون اس کے پیچھے پیچھے اوپر آگیا۔ زکوٹا نے گھوم کر غوطہ لگایا تو اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل کر جادوگر پر پڑے۔ جادوگر نے ہاتھ آگے کر دیا۔ اس کے جادو کے زور

سے شعلے فوراً بجھ گئے۔ بل بتوڑی نے پیچھے سے آکر زکوٹا کی ٹانگ اپنے منہ میں دبالی۔ زکوٹا نے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف"

اور ٹانگ کو زور سے جھٹکا۔ بل بتوڑی ہوا میں قلابازیاں لگاتی دور ہو گئی۔

زکوٹا تاروں بھری رات میں فضا میں غوطہ لگا کر راوی کے پل کے طرف ہو گیا۔ جادوگر حامون اور بل بتوڑی اس کے پیچھے آئے۔ جادوگر حامون تیزی سے اڑتا ہوا ایک دم سے زکوٹا کے سر پر پہنچ گیا۔ اوپر سے اس نے منتر پڑھ کر پھونکا اور زکوٹا کے سر پر آگ کا گولہ آکر لگا۔ زکوٹا نے بھی پوری طاقت سے زیبی نوف کا نعرہ لگایا اور تیزی سے غوطہ لگا کر آسمان پر دور نکل گیا۔ جادوگر حامون نے بل بتوڑی کو چلا کر کہا۔

"بل بتوڑی! زکوٹا جانے نہ پائے۔"

بل بتوڑی نے چیخ کر جواب دیا۔

"لمبی ناک والے حامون! تو فکر نہ کر۔ میں اسے کچا کھا جاؤں گی۔"

بل بتوڑی شوں کر کے بڑی تیزی سے اڑتی ہوئی زکوٹا کے اوپر پہنچ گئی اور اتنی زور سے چیخ ماری کہ زکوٹا کا سارا جسم لرز گیا۔ زکوٹا نے دل میں کہا۔

"یا خدا! تو جانتا ہے کہ میں انسانوں کا دوست جن ہوں۔ بچوں کے کام آتا ہوں۔ بچوں کو پیار کرتا ہوں۔ انہیں نیکی کا سبق سکھاتا ہوں۔ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر اور چڑیل شیطان ہیں۔ ان سے مجھے تو ہی بچا سکتا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی زکوٹا نے زیبی نوف کا نعرہ لگایا تو اس کے جسم سے شرارے اڑ اڑ کر جادوگر حامون اور بل بتوڑی پر گرنے لگے۔ جادوگر اور چڑیل کے جسم جلنے لگے۔ وہ چیختے چلاتے غائب ہوگئے۔ زکوٹا نے خدا کا شکر ادا کیا کہ شیطانی طاقتیں بھاگ گئیں۔ اس نے ہوا میں غوطہ لگایا اور نیچے اتر آیا جہاں وہ اترا وہاں جہانگیر کا مقبرہ تھا۔ تاروں بھری رات میں جہانگیر کا مقبرہ خاموش تھا۔ بڑا پر سکون منظر تھا۔ زکوٹا مقبرے کے باغیچے میں غیبی حالت میں ہی بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ اس کے دوست عمرو اور نسطور بھی مل جائیں اور جادوگر حامون اور بل بتوڑی کی شیطانی طاقتوں کو بھی شکست دے دی جائے۔ سب سے پہلے اسے اپنے دوستوں سے ملنے کی فکر تھی۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا مگر کوئی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آئی۔ وہ مقبرے کے باغ سے اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا دریائے راوی کے پل پر آگیا۔ وہ غیبی حالت میں تھا اور کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔

زکوٹا سوچ میں ڈوبا پل پر آکر کھڑا ہوگیا اور دریا کی لہروں کو دیکھنے لگا جن میں تاروں کا عکس نظر آرہا تھا۔ اچانک اس کے قریب سے ایک کار گزری۔ کار کے اندر سے کسی عورت کے چیخنے چلانے کی آواز آئی۔ عورت چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی۔

مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ۔ مجھے بدمعاشوں سے بچاؤ۔"

زکوٹا نے کار کی طرف دیکھا۔ کار دریا کے پل پر پہنچ گئی تھی۔ زکوٹا

نے وہیں کھڑے کھڑے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف"

اور ایک دم سے اچھل کر ہوا میں اڑتا ہوا کار کے اوپر پہنچ گیا۔ کار میں عورت رو رو کر رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔

"مجھے کچھ نہ کہنا۔ مجھے خدا کے لئے چھوڑ دو۔"

کار میں بیٹھے ہوئے بدمعاش غنڈے قہقہے لگا رہے تھے۔ ان میں سے کسی کو خبر نہیں تھی کہ زکوٹا جن ان کو سزا دینے کے لئے ان کے سر پر پہنچ گیا ہے۔ زکوٹا ایک دم سے کار کے سامنے آگیا۔ اب وہ ظاہر ہوگیا تھا۔ کار کی روشنی اس پر پڑی تو کار میں کسی نے چلا کر کہا۔

"کار مت روکنا۔ کوئی سامنے آگیا ہے۔ تو اس کو روند کر گزر جاؤ۔"

جونہی کار زکوٹا کے پاس پہنچی زکوٹا نے کار کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھالیا۔ کار اس کے سر کے اوپر اس کے ہاتھوں میں تھی اور اس کے چاروں پہیے زور زور سے گھوم رہے تھے اور کار کے دروازوں میں سے غنڈے اپنے حیرت زدہ چہرے نکال کر زکوٹا کو اور نیچے پل کو دیکھ رہے تھے۔ زکوٹا کار کو ہاتھوں میں اٹھائے آگے لے گیا اور پھر دریا کے پل پر آہستہ سے رکھ کر سکرین کے شیشے میں سے دیکھ کر بولا۔

"سماج دشمن غنڈوں باہر نکل آؤ۔"

اندر سے کسی نے چلا کر کہا۔

"اس کو شوٹ کردو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسی وقت گاڑی کی کھڑکیوں میں سے دو کلاشن کوفیں باہر نکلیں اور تڑاتڑ بائرنگ شروع ہو گئی۔ ساری کی ساری گولیاں زکوٹا کے جسم پر آکر لگیں۔ زکوٹا اپنی جگہ پر اسی طرح کھڑا رہا۔ جب کلاشن کوفوں کی گولیاں ختم ہو گئیں تو اس نے ہنس کر کہا۔

"اب میری باری ہے مگر سب سے پہلے لڑکی کو باہر نکالو۔"

غنڈے ڈر گئے تھے کہ یہ کوئی ہوائی مخلوق ہے جس پر گولیوں کا بھی اثر نہیں ہوا اور جس نے ان کی کار ہوا میں اٹھا دی تھی، جس لڑکی کو وہ اس کے گھر سے اغوا کر کے لے جا رہے تھے۔ انہوں نے اسے باہر نکال دیا۔ لڑکی بے چاری سہمی ہوئی تھی۔ زکوٹا نے کہا۔

"بیٹی ڈرو نہیں۔ مجھے اپنا باپ سمجھو۔ میرے پاس آجاؤ۔"

لڑکی ڈرتی ڈرتی زکوٹا کے پاس آگئی۔ اس کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ کوئی ہوائی مخلوق ہے جسے خدا نے اس کی مدد کے لئے وہاں بھیجا ہے۔ زکوٹا نے لڑکی کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور غنڈوں سے کہا۔

"اب تم کار سے باہر آجاؤ۔"

یہ چار غنڈے تھے جن کی شکلیں ہی جرائم پیشہ ڈاکوؤں ایسی تھیں۔ وہ پیشہ ور ڈاکو اور قاتل تھے۔ ان کا کام ہی ڈاکے مارنا، قتل کرنا اور عورتوں کو اغوا کر کے آگے بیچ دینا تھا۔ اب تک وہ نہ جانے کتنے آدمیوں کو قتل کر چکے تھے۔ چاروں غنڈے کار سے باہر نکل آئے۔ زکوٹا نے ایک منتر پڑھ کر ان پر پھونکا۔ اس منتر کے اثر سے چاروں غنڈے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے

بے حس ہو گئے۔ اب وہ بھاگ نہیں سکتے تھے۔ زکوٹا نے لڑکی سے کہا۔

"بیٹی گھبرانا نہیں۔ یہ قاتل لوگ ہیں قانون ان کی تلاش میں ہے۔ انہوں نے کئی لوگوں کو قتل کیا ہے اگر پکڑے جاتے تو سب کو پھانسی ہو جاتی اب میں انہیں ان کے جرم کی سزا دے رہا ہوں۔"

زکوٹا نے ایک غنڈے کو پکڑا اس کی گردن پر زور سے ہاتھ مار کر اس کی گردن کو توڑا اور لاش دریا میں پھینک دی۔ اسی طرح زکوٹا نے چاروں قاتلوں کی گردنیں توڑ کر ان کی لاشوں کو دریا میں پھینک دیا۔ پھر لڑکی سے کہا۔

"بیٹی چلو میں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔"

لڑکی بڑی سہمی ہوئی تھی۔ زکوٹا نے گاڑی بھی دریا میں پھینک دی اور لڑکی سے کہا۔

"بیٹی میرا ہاتھ پکڑو اور مجھے بتاؤ کہ تمہارا گھر کہاں ہے۔"

لڑکی نے گھر کا پتہ بتایا۔ زکوٹا نے زبیی کا نعرہ لگایا اور لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر ہوا میں بلند ہو کر اڑنے لگا۔ لڑکی نے ڈر کر آنکھیں بند کر لیں۔ زکوٹا نے کہا۔

"بیٹی آنکھیں کھول کر لاہور کے خوبصورت شہر کا نظارہ کرو۔ تم زمین پر نہیں گرو گی۔ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔"

لڑکی نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول دیں۔ اسے ایسے لگا جیسے وہ ہوائی جہاز میں سفر کر رہی ہے اور ہوائی جہاز کی کھڑکی کے نیچے لاہور شہر کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

روشنیوں کا نظارہ کر رہی ہے۔ جب لڑکی کا گھر آیا تو زکوٹا نیچے اتر آیا۔ سامنے لڑکی کی کوٹھی تھی جہاں لڑکی کے ماں باپ اور بھائی سخت پریشانی کی حالت میں بیٹھے پولیس کو فون کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ زکوٹا جن لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں داخل ہوا اور بولا۔

"پولیس کو فون کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو کام پولیس بھی نہیں کر سکتی تھی وہ میں نے کر دیا ہے۔ آپ کی بیٹی کو میں بالکل محفوظ حالت میں ڈاکوؤں سے چھڑا کر لے آیا ہوں۔"

لڑکی کو دیکھ کر سب نے اسے گلے سے لگایا۔ لڑکی کا باپ ماں بھائی سبھی زکوٹا کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔ زکوٹا کے سر پر سینگ نکلے ہوئے تھے۔ لڑکی کے باپ نے ڈرتے ڈرتے اس کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا۔

"کیا تم جن ہو میرے بھائی ہو۔"

زکوٹا نے کہاں "جی ہاں! میں زکوٹا جن ہوں میں غریبوں اور دکھی انسانوں کا دوست ہوں۔ زیبی نوف۔"

اور زکوٹا نعرہ لگا کر غائب ہو گیا۔

غائب ہونے کے بعد وہ ایک بار پھر لاہور کی ڈھلتی رات کی خوبصورت جھلملاتی روشنیوں والی فضا میں اڑنے لگا۔ کبھی وہ اڑتے اڑتے لاہور کی سڑکوں کے بالکل قریب آجاتا اور درختوں اور بجلی کے کھمبوں کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے نکل جاتا۔ کبھی غوطہ لگا کر بائیں طرف گھوم جاتا۔ اسی طرح ہوا میں اڑتے اڑتے زکوٹا لاہور شہر کے شمال کی جانب ریلوے لائن کی طرف نکل گیا۔ یہاں اسے ایک جگہ ننھی سی جھلملاتی ہوئی روشنی نظر آئی۔ وہ نیچے آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک چھوٹا سا قبرستان ہے جس میں ایک قبر کے اوپر مٹی کا دیا روشن ہے زکوٹا کے ہاتھ فاتحہ کے لئے اٹھ گئے۔ اس نے فاتحہ پڑھ کر ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور کلمہ شریف کا ورد کرنے لگا۔ اچانک اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کے کان کے قریب آکر سرگوشی میں کچھ کہا ہے۔

زکوٹا نے گردن موڑ کر دیکھا۔ اس کے پاس کوئی بھی نہیں تھا۔ جب وہ چلنے لگا تو اسے کسی عورت کی بڑی صاف آواز سنائی دی۔

"زکوٹا! تمہارا دوست عمروعیار اس وقت بڑی مصیبت میں ہے۔ جاکر اس کی مدد کرو۔"

زکوٹا نے سوال کیا۔ "میری بہن! عمروعیار کہاں ہے۔ میں اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں؟"

عورت کی آواز آئی۔ "میری قبر کے سرہانے کی طرف ایک راستہ نیچے اترتا ہے۔ اسی طرف سے نیچے اتر جاؤ۔"

زکوٹا قبر کے سرہانے کی طرف گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا شگاف بنا ہوا تھا۔ زکوٹا اس کے اندر اتر گیا۔ نیچے ایک چھوٹا سا دالان تھا جس کی دیوار پر سمندر کی ایک تصویر لگی ہوئی تھی۔ عورت کی آواز آئی۔

"عمروعیار اس سمندر کے نیچے ڈوبے ہوئے شہر میں ہے۔ تصویر کے اندر داخل ہو جاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا نے اللہ کا نام لیا اور تصویر کے چوکھٹے میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ چاروں طرف سمندر ہی سمندر ہے اور وہ اس کی موجوں پر بہا چلا جا رہا ہے۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

زکوٹا جن کا نعرہ

زکوٹا سمندر کی طوفانی موجوں پر تیرنے لگا۔

پھر اس نے زہبی نوف کا نعرہ لگایا اور ایک دم سمندر سے اچھلا اور ہوا میں آ کر اڑنے لگا۔ وہ سمندر کے اوپر چکر لگا رہا تھا۔ اسے عورت کی پراسرار آواز پر یقین تھا کہ عمرو عیار اسی جگہ سمندر کے نیچے کسی جگہ پر ہے۔ پراسرار آواز نے کہا تھا کہ نیچے کوئی شہر ڈوبا ہوا ہے۔ زکوٹا ذرا آگے گیا تو اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ نیچے کو جھک گیا۔ ڈوبے ہوئے شہر کی مقناطیسی کشش اسے نیچے کھینچنے لگی۔ زکوٹا نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بڑی کوشش کی مگر کوئی طاقت اُسے نیچے کھینچتی سمندر میں لے گئی۔ سمندر میں ڈوبنے کے بعد زکوٹا نے چاروں طرف دیکھا۔ چاروں طرف سمندر کا پانی ہی پانی تھا۔ مچھلیاں اس کے قریب سے ہو کر گزر رہی تھیں۔ زکوٹا نیچے ہی نیچے جا رہا تھا۔ اس نے نظریں نیچے جھکائیں تو دیکھا کہ نیچے ایک ڈوبے ہوئے شہر کی چھتیں، مینارے، گلیاں، بازار اور مکان دکھائی دے رہے تھے۔ زکوٹا نے دل میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اللہ تیری شان! یہ تو شہر کا شہر ہی سمندر میں غرق ہو گیا ہے۔ یا اللہ تو میرے گناہ بخش دینا۔"

زکوٹا ایک مکان کی چھت کے ساتھ جا کر لگ گیا۔ اس کے پاؤں بھی من من بھاری ہو گئے۔ اس نے خدا کو یاد کیا اور نعرہ لگایا۔ "یا اللہ! اپنے بندے کی مدد کرنا۔"

اس نعرے کے ساتھ ہی زکوٹا کے پاؤں ہلکے ہو گئے۔ وہ آسانی سے چلتا ہوا مکان کی سیڑھیاں اتر گیا۔ نیچے مکان کے سارے کمروں میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا۔ انسانی پنجر چارپائیوں پر بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ زکوٹا مکان کے دروازے کے باہر نکل کر گلی میں آ گیا۔ گلی میں بھی اوپر تک پانی ہی پانی تھا۔ دکانوں پر دکانداروں کے ہڈیوں کے پنجر ہی بیٹھے تھے۔ گلی کے فرش پر بھی کچھ انسانی پنجر پڑے تھے۔ زکوٹا کو اب اپنے دوست عمرو کی تلاش تھی۔ وہ پانی سے بھری ہوئی گلیوں اور بازاروں میں پھرتا رہا۔ اچانک ایک جگہ اسے عمرو عیار کی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس ہوئی۔ اس میں یاماگ سانپ کی بو بھی ملی ہوئی تھی۔ پانی کے اندر ہونے کی وجہ سے بو ہلکی ہو گئی تھی۔ زکوٹا اس طرف چلا جس طرف سے عمرو اور یاماگ کی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ ایک حویلی کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ حویلی کا دروازہ کھلا تھا۔ عمرو کی خوشبو حویلی کے اندر سے آ رہی تھی۔ جو نہی زکوٹا حویلی کے اندر داخل ہوا دو انسانی پنجر پانی میں لڑکھڑاتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں تھیں۔ زکوٹا نے زہبی نوف کا نعرہ لگایا اور کہا۔

"مجھے کام بتاؤ۔ میں کس کو کھاؤں؟ میں تو دونوں کی ہڈیاں چبا جاؤں گا۔ تم شیطان کے چیلے ہو۔ میں شیطان کا دشمن ہوں۔"

انسانی پنجروں نے زکوٹا پر حملہ کر دیا۔ زکوٹا نے اپنی کمر کے ساتھ لگا ہوا خنجر نکال کر چوما اور یا اللہ مدد فرما کہہ کر دونوں پنجروں پر ٹوٹ پڑا۔ دیکھتے دیکھتے دونوں انسانی پنجر ٹوٹ پھوٹ گئے۔ اس کی ہڈیاں بکھر گئیں۔ دو انسانی چیخیں بلند ہوئیں اور پھر غائب ہو گئیں۔ زکوٹا نے بلند آواز میں عمرو کو پکارا۔

"عمرو بھائی! تم کہاں ہو؟ میں زکوٹا ہوں۔"

بند کوٹھڑی میں سے عمرو کی آواز آئی۔

"زکوٹا! میں کوٹھڑی میں ہوں۔"

زکوٹا نے کوٹھڑی کا دروازہ توڑ ڈالا۔ اندر گیا تو دیکھا کہ عمرو عیار فرش پر پڑا ہے مگر اسے ہوش آ چکا تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ یاماگ سانپ اس کی کلائی سے لپٹا ہوا تھا۔ عمرو نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم آ گئے۔ شیطانی ڈھانچوں کا جادو بڑا زبردست تھا۔"

زکوٹا نے کہا۔ "میں نے شیطانی ڈھانچوں کو ختم کر دیا ہے یاماگ بھائی! تمہارا کیا حال ہے۔ تمہارا منکا تمہیں ملا کہ نہیں؟"

یاماگ سانپ نے اپنی زبان میں کہا جو زکوٹا سمجھ لیتا تھا۔

"زکوٹا! یہاں کہیں ایک بوتل ہو گی جس میں سانپ بند ہے۔ میرا منکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسی سانپ کے منہ میں ہے۔"

عمرو بولا۔ "ہاں زکوٹا! وہ بوتل یہیں کہیں ہو گی۔"

تھوڑی دیر تلاش کرنے کے بعد انہیں بوتل مل گئی جس میں مردہ کالا سانپ بند تھا۔ زکوٹا نے بوتل توڑ کر سانپ کے منہ میں سے منکا نکال کر یاماگ کو دیا اور کہا۔

"یہی ہے نا تمہارا منکا یاماگ بھائی؟"

"ہاں بالکل یہی ہے۔"

یہ کہہ کر یاماگ سانپ نے منکا اپنے منہ میں رکھ لیا۔ منکا منہ میں رکھتے ہی وہ سانپ سے انسانی شکل میں آگیا۔ کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے زکوٹا کہ میری طاقت ایک بار پھر واپس آگئی۔"

زکوٹا نے پوچھا۔

"عمرو! یہ بتاؤ کہ ہمارا ساتھی دوست نسطور کہاں ہے؟"

عمرو کہنے لگا۔ "اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اتنا سنا ہے کہ وہ کالی ناگن کی مدد سے کسی خلائی سیارے میں پہنچ چکا ہے۔ چلو باہر چل کر بات کرتے ہیں۔"

اس وقت تینوں دوستوں یعنی عمرو عیار، یاماگ سانپ اور زکوٹا کی طاقتیں ان کے پاس موجود تھیں۔ وہ تیزی سے اوپر کو اچھلے اور تیر کی طرح اوپر کو جاتے ہوئے سمندر سے باہر نکلے اور پھر سمندر سے نکل کر ہوا میں اڑنے لگے۔ عمرو نے کہا۔

"دوستو! ہم ماضی کے کون سے زمانے میں آگئے ہیں؟"

عمرو کہنے لگا۔ "ہم اپنے زمانے سے تین ہزار سال پیچھے ماضی کے زمانے میں آگئے ہوئے ہیں۔ یہ اطلانتک کا سمندر ہے اور کہتے ہیں کہ اسی نام کا یہاں ایک براعظم ہوا کرتا تھا جو خدا کے حکم سے سمندر میں غرق ہو گیا۔"

یاماگ بولا۔ "کہتے ہیں کہ اس ملک کے لوگ بدکاریوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ظلم کرتے تھے۔ چنانچہ انہیں سمندر نے نگل لیا۔"

زکوٹا نے کہا۔ "خدا ہمیں نیکی کی توفیق عطاء کرے، جو لوگ نیک کام کرتے ہیں۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ بیماروں کی خدمت کرتے ہیں۔ ماں باپ کا حکم مانتے ہیں۔ استادوں کی عزت کرتے ہیں خدا ان سے خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔"

اسی طرح یہ تینوں دوست سمندر کے اوپر اڑتے ہوئے باتیں کرتے جا رہے تھے۔ اس وقت وہ شمالی افریقہ کے اوپر سے گزرتے ہوئے ملک روم کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں انہیں نیچے ایک صحرا دکھائی دیا جس میں دریا کے کنارے ایک شہر آباد تھا۔ زکوٹا نے کہا۔

"دوستو! اس شہر میں اتر کر معلوم کرتے ہیں کہ یہ کونسا شہر ہے اور اس پر کس بادشاہ کی حکومت ہے۔ شاید یہاں سے ہمیں نسطور کا کوئی سراغ مل جائے۔"

تینوں دوست ہوا میں اڑتے ہوئے غوطے لگا کر نیچے کھجور کے درختوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پیچھے دریا کنارے اتر پڑے۔ وہ ظاہری یعنی زندہ حالت میں تھے۔ عمرو نے زکوٹا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"زکوٹا! تمہارے سر پر جو سینگ ہیں انہیں دیکھ کر ہمارا بھید کھل سکتا ہے کہ ہم جن اور جادوگر ہیں۔ اس لئے یہ سینگ غائب کردو۔"

اس نے زیبی نوف کا نعرہ لگایا اور اس کے سر کے دونوں سینگ غائب ہوگئے۔ اب وہ بھی عمرو اور یاماگ کی طرح انسانی شکل میں آگیا تھا۔ تینوں دوست دریا کے ساتھ ساتھ چلتے شہر کے دروازے پر آئے۔ شہر کے چاروں طرف اونچی دیوار تھی۔ دروازہ بہت اونچا تھا اور اس میں لوہے کی میخیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ پرانے زمانے میں شہروں کے دروازے اسی قسم کے ہوا کرتے تھے۔ رات کو شہر کے دروازے بند کردیئے جاتے تھے۔ صبح کو کھول دیئے جاتے تھے۔ عمرو عیار یاماگ اور زکوٹا شہر میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا۔

"بھائی! یہ کون سا شہر ہے اور یہاں پر کس بادشاہ کی حکومت ہے۔"

زکوٹا نے اردو زبان میں یہ سوال پوچھا تھا۔ آدمی زکوٹا کا منہ تکنے لگا۔ وہ یہ زبان نہ سمجھ سکا تھا۔ عمرو نے کہا۔

"زکوٹا ہم تین ہزار سال پرانے زمانے میں آگئے ہوئے ہیں۔ یہاں اردو زبان کوئی نہیں جانتا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ لوگ عبرانی اور رومن زبان بولتے ہیں۔ ہمیں بھی یہی زبان بولنی چاہیے۔"

زکوٹا ہنس کر کہنے لگا۔

"ابھی نعرہ لگا کر یہ زبانیں بھی سیکھ لیتا ہوں۔۔"

زکوٹا نے نعرہ لگایا۔ "زیبی نوف۔"

بازار میں چلتے لوگ اس کی طرف پلٹ پلٹ کر دیکھنے لگے۔ زکوٹا نے عمرو سے کہا۔

"مجھے رومن اور عبرانی زبان آگئی ہے۔ کیا تم بھی یہ زبانیں جانتے ہو؟"

عمرو اور یاماگ نے کہا کہ وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں کی زبان اپنے آپ انہیں آجاتی ہے۔ تب زکوٹا نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ لمبا چغہ پہنے ایک جگہ بیٹھا تربوز کھا رہا تھا۔ زکوٹا نے اس سے عبرانی زبان میں پوچھا۔

"محترم! یہ کون سا شہر ہے اور یہاں پر کس بادشاہ کی حکومت ہے؟"

اس بزرگ نے جواب دیا۔

"تم پردیسی لگتے ہو۔ اس شہر کا نام یروشلم ہے اور یہاں پر بابل کے بادشاہ کی حکومت ہے جس نے یروشلم پر قبضہ کر رکھا ہے۔"

زکوٹا نے بزرگ کا شکریہ ادا کیا اور عمرو اور یاماگ سے کہا۔

"دوستو! یہ یروشلم کا شہر ہے جس کا ذکر ہم نے تاریخ کی کتابوں میں بہت پڑھا ہے، مگر یہ تین ہزار سال پرانے زمانے کا یروشلم ہے۔ چلو کسی سرائے میں چل کر ٹھکانہ بناتے ہیں اور وہاں سوچتے ہیں کہ نسطور کے پاس اس کے خلائی سیارے میں کیسے پہنچا جائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس طرح یہ تینوں دوست یعنی زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ جو اب سانپ کی شکل میں نہیں بلکہ انسان کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ یروشلم شہر کی ایک سرائے میں آکر ٹھہر گئے۔

زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ سانپ کو ہم یروشلم کی سرائے میں چھوڑ کر زمین سے اوپر کائنات کی بلندیوں میں اربوں کھربوں میل دور پلوٹارخ سیارے میں چلتے ہیں جہاں نسطور کامنی ناگن کے ساتھ خلائی لڑکی شرمین کے خلائی مکان میں رہ رہا ہے۔ خلائی لڑکی شرمین نے نسطور اور کامنی ناگن کو خبردار کر رکھا تھا کہ وہ مکان سے باہر نہ نکلیں کیونکہ دوزخی سیارے کی مخلوق ان کی دشمن ہے اور وہ پلوٹارخ سیارے پر آکر کسی نہ کسی کو اغوا کر کے لے جانے کی کوشش کرتی ہے۔

ایک روز نسطور کمرے میں بند رہتے رہتے تنگ آگیا۔ کامنی ناگن اس وقت مکان کی دوسری منزل کے کمرے کی کھڑکی میں بیٹھی خلائی شہر کا نظارہ کر رہی تھی۔ نسطور اپنے آپ کو نہ روک سکا۔ اس نے سوچا کہ آخر میں مرد ہوں۔ بہادر ہوں۔ مجھے کوئی کیا کہے گا۔ چنانچہ وہ خلائی مکان سے چپکے سے نکلا اور شہر کے بازاروں کی سیر کرنے لگا۔ خلائی شہر کے بازار کھلے کھلے تھے اور سٹوروں کی دیواریں موٹے شیشوں کی تھیں۔ نسطور نے دیکھا کہ یہاں کی خلائی مخلوق کی شکلیں بالکل اپنی زمین کے انسانوں کی طرح تھیں۔ وہ بے فکر ہو کر ایک سٹور میں داخل ہو گیا۔ یہاں عجیب عجیب قسم کی شیشے کی چیزیں بک رہی تھیں۔ سٹور کے دوسرے دروازے

سے وہ ایک باغ میں آگیا۔ یہاں درخت اگے ہوئے تھے جن کا رنگ نیلا کالا اور سرخ تھا۔ نسطور یہ بھول گیا تھا کہ اس کے پاس طلسمی لاکٹ نہیں ہے اور اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ وہ باغ میں سیر کرتا کرتا ایک چشمے پر آیا جہاں سرخ رنگ کا پانی بہہ رہا تھا۔ پاس ہی ایک سفید رنگ کے پانی کا چشمہ بھی تھا۔ وہ ذرا آگے گیا تو اسے ایک بوڑھی عورت اپنی چھوٹی سی کوٹھڑی کے باہر بیٹھی نظر آئی۔ اس نے نسطور کو دیکھ کر کہا۔

"بیٹا! مجھے چشمے پر سے سفید رنگ کا پانی لادے بڑی پیاس لگی ہے۔"

نسطور نے جلدی سے پیالہ پکڑا اور پانی لینے چلا گیا۔ جب وہ پانی لے کر واپس آیا تو دیکھا کہ بوڑھی عورت اپنی کوٹھڑی میں بیٹھی تھی، کہنے لگی۔

"بیٹا! پانی اندر لے آ۔"

نسطور پانی کا پیالہ لے کر کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ بوڑھی عورت نے نسطور کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہاتھ لگتے ہی نسطور پر رعشہ طاری ہو گیا۔ اسے یوں لگا جیسے اسے بجلی کا زبردست کرنٹ لگ گیا ہو۔ وہ کانپنے لگا اور کانپتے کانپتے وہیں گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا۔ بوڑھی عورت نے اپنے بال کھول دیئے۔ وہ ایک دم سے جوان مگر بڑی مکروہ شکل والی بدروح بن گئی۔ یہ دوزخی سیارے کی بدروح تھی جو دوزخی سیارے کی بدروح ملکہ کے حکم سے پلوٹارخ سیارے میں کسی آدمی کو اغوا کرنے آئی تھی۔

بدروح عورت نے نسطور کو ایک سلنڈر میں ڈال کر شعاعوں میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تبدیل کیا۔ خود بھی شعاعوں میں تبدیل ہو گئی اور اپنے دوزخی سیارے پر پہنچ گئی۔ یہ دوزخی سیارہ ہماری خوبصورت زمین سے بلکہ پلوٹارخ سیارے سے بھی کروڑوں میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس سیارے کو دوزخی اس لئے کہا جاتا تھا کہ اس میں جگہ جگہ آتش فشاں پہاڑ آگ اگلتے تھے۔"

سینکڑوں میل لمبے میدان تھے جن میں کھولتا ہوا لاوا دریاؤں کی طرح بہتا تھا۔ اونچی نیچی پہاڑیاں تھیں جن کے غاروں میں سے ہر وقت بھاپ نکلتی رہتی تھی۔ ان پہاڑیوں کی دوسری جانب ویران ٹیلوں کے درمیان ایک بہت بڑا محل تھا۔ یہ دوزخی سیارے کی ملکہ کا محل تھا۔ یہ بڑی ظالم اور گناہ گار ملکہ تھی۔ بھاپ والی گرم غاروں اور آتش فشاں پہاڑیوں میں رہنے والی گناہ گار دوزخی بدروحیں اس ملکہ کی رعایا تھیں۔ ملکہ ہر مہینے کی سب سے تاریک رات کو پلوٹارخ سے ایک مرد کو اغوا کرواکر منگواتی تھی اور پھر اسے دوزخی سیارے کے سب سے خوفناک آتش فشاں پہاڑ میں پھینک کر دوزخی دیوتا کو قربانی دیتی تھی۔"

اس بار وہ نسطور کی قربانی دے رہی تھی۔ نسطور کو اسی لئے پلوٹارخ سیارے سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا تھا۔ بدروح عورت نے نسطور کو ملکہ کے خاص کمرے میں لے جاکر تخت پر لیٹا دیا۔ نسطور بالکل بے ہوش تھا۔ ملکہ اپنی چار بدروح کنیزوں کے ساتھ کمرے میں آئی اور نسطور کو بے ہوش پڑے دیکھ کر بولی۔

"واہ! اس دفعہ آتش فشاں کے لئے ہم بڑے صحت مند انسان کی قربانی دے رہے ہیں۔ دیوتا بڑا خوش ہوگا۔"

پھر اس نے حکم دیا کہ نسطور کو پرسوں رات آتش فشاں پہاڑ کے دہانے پر سے کھولتے ہوئے لاوے میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کی تیاری شروع کردی جائے۔ اسی دن سے ملکہ کے محل میں بدروحوں نے ناچ گانا شروع کردیا۔ رات کے پچھلے پہر نسطور کو ہوش آیا تو یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ وہ بوڑھی عورت کی کوٹھڑی کی بجائے کسی عالی شان محل میں ہے۔ دو بدروحیں اس کے سر پر کھڑی پہرہ دے رہی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں خلائی پستول تھے جن کے بٹن دبانے سے سرخ رنگ کی قاتل شعاع نکلتی تھی۔

نسطور نے مکروہ شکل والی بدروحوں کو دیکھا تو پوچھا۔

"میں کہاں ہوں؟"

بدروحوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ نسطور نے دیکھا کہ اسے لوہے کی زنجیروں سے تخت کے ساتھ جکڑ دیا گیا ہے اور وہ اپنی جگہ پر ذرا سی بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ اس نے دوسری بار اپنا سوال دہرایا تو ایک بدروح عورت نے نوکیلے دانت نکال کر کہا۔

"تو دوزخی سیارے پر ہے اور پرسوں رات تجھے آتش فشاں دیوتا پر قربانی کردیا جائے گا۔"

نسطور فوراً سمجھ گیا کہ جس عورت کو اس نے پانی لا کر دیا تھا وہ کوئی بدروح تھی جو اسے اغوا کر کے دوزخی سیارے میں لے آئی ہے۔ اب اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنی غلطی پر پچھتاوا لگا کہ اس نے شرمین کے کہنے کے خلاف خلائی مکان سے باہر کیوں قدم رکھا، مگر اب پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ انسان کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ بزرگوں کے کہنے پر عمل کرے کیونکہ بزرگوں اور بڑوں کو زندگی کی باتوں کا بڑا تجربہ ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس کے پیچھے زمانے کا تجربہ ہوتا ہے۔ ان کی باتوں پر عمل کر کے ہم کئی مصیبتوں میں پھنسنے سے بچ سکتے ہیں۔ خلائی لڑکی شرمین کو تجربہ تھا اور معلوم تھا کہ دوزخی مخلوق انسان کی شکل بنا کر وہاں آتی ہے اور کسی نہ کسی انسان کو اغوا کر کے لے جاتی ہے جس کا بعد میں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں چلا گیا، چنانچہ اس نے کامئی ناگن اور نسطور کو گھر سے باہر نکلنے سے منع کر دیا تھا، مگر نسطور نے من مانی کی اور مصیبت میں پھنس گیا۔

جب نسطور کو یہ معلوم ہوا کہ اسے ایک رات چھوڑ کر آتش فشاں پہاڑ کے دہانے میں گرم کھولتے لاوے میں گرا دیا جائے گا تو وہ دل میں بڑا خوف زدہ ہوا، کیونکہ اس کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔ طلسمی لاکٹ کے گم ہو جانے سے اس کی طاقت جاتی رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ وہ کھولتے ہوئے لاوے میں گرتے ہی پگھلا ہوا لاوا بن جائے گا، مگر نسطور نے ہمت کبھی نہیں ہاری تھی۔ اس کو اپنے خدا پر بھروسہ تھا اور وہ مصیبت کے وقت بھی ثابت قدم رہتا تھا۔ اس نے ایک بدروح سے کہا۔

"اچھی بہن! میں کوئی انسان نہیں ہوں بلکہ انسانوں کی زمین کے کوہ قاف کا جن ہوں۔"

بدروح نے ہنس کر کہا۔

"اگر جن ہو تو پھر اپنی طاقت کیوں نہیں دکھاتے؟"

نسطور نے بھولے پن سے کہہ دیا۔

"کیا کروں بدروح بہن! میری طاقت جس لاکٹ میں تھی وہ سامری جادوگر نے چوری کر لیا ہے۔ میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔"

اب کرنا خدا کا کیا ہوا کہ یہ بدروحیں دن کے وقت اپنی ڈیوٹی ختم کر کے چلی گئیں تو ان کی جگہ دوسری بدروحیں پہرہ دینے آ گئیں۔ رات کو جو بدروحیں پہرہ دے رہی تھیں، ان میں سے ایک بدروح اپنی سہیلیوں کے غار میں گئی اور جا کر کہنے لگی۔

"بدروح بہنو! سنو! اس دفعہ آتش فشاں دیوتا پر کوہ قاف کا جن قربان کیا جا رہا ہے۔"

وہاں اتفاق سے وہ بدروح بھی بیٹھی تھی جس کے پاس نسطور کا لاکٹ تھا، جس کو ہلاک کرنے کے بعد سامری نے اس کی بدروح کو لاکٹ دے کر کہا تھا۔

"تم دوزخی سیارے پر جا رہی ہو۔ نسطور کے لاکٹ کی حفاظت کرنا۔ اگر یہ لاکٹ نسطور کے پاس چلا گیا یا تم سے گم ہو گیا تو یاد رکھنا میں اپنی جادوگری میں تمہارے سارے گھر والوں کو قتل کر دوں گا۔"

اس بدروح کا نام کیرانی تھا۔ کیرانی بدروح نے جب یہ سنا تو وہیں سن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو کر رہ گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ نسطور جن دوزخی سیارے پر پہنچ گیا ہے اور اسے دیوتا پر قربان کیا جا رہا ہے۔ کرانی بدروح کو دل میں تھوڑا تھوڑا افسوس بھی لگنے لگا کہ بے چارہ نسطور پرسوں مارا جائے گا۔

اس کو کھولتے ہوئے لاوے میں دھکیل دیا جائے گا اور پھر اس کی لاش بھی نہیں ملے گی، مگر وہ لاکٹ نسطور کو دینا بھی نہیں چاہتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے نسطور کو اس کا لاکٹ دے دیا تو اس کی طاقت واپس آجائے گی اور پھر وہ وہاں سے بڑی آسانی سے فرار ہو سکے گا۔ جب وہ فرار ہو جائے گا تو سامری کو پتہ چل جائے گا کہ لاکٹ نسطور کو مل گیا ہے اور بدروح کیرانی کے گھر والوں کو قتل کر دے گا۔

کیرانی بدروح خاموش رہی۔ اس نے یہ بات کسی کو نہ بتائی، مگر اس کا دل جو دوزخ میں آنے کے بعد ہر وقت خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہتا تھا، اداس ہو گیا۔ وہ نسطور کو بے گناہ موت کے منہ میں جاتے بھی نہیں دیکھ سکتی تھی، مگر اپنے گھر والوں کو بھی قتل ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ سارا دن گزر گیا، دوسرے دن کی رات آگئی۔ اب اگلے دن رات کو نسطور کو بدروحوں کی ملکہ کے حکم سے کھولتے ہوئے لاوے میں پھینکا جانا تھا۔ اس رات کیرانی بدروح کا دل بے چین ہو گیا۔ اتفاق سے اس کی ڈیوٹی نسطور کے پاس لگی۔ نسطور تخت پر زنجیروں میں جکڑا بے بس پڑا تھا۔ کیرانی بدروح کے ساتھ ایک دوسری بدروح بھی وہاں نسطور کی رکھوالی کر رہی تھی۔ کیرانی بار بار نسطور کو رحم بھری نظروں سے دیکھتی۔ نسطور کو بھی محسوس ہو گیا کہ اس بدروح کے دل میں اس کے لئے ہمدردی ہے۔ جب آدھی رات گزر گئی تو کیرانی بدروح نے نسطور کی جان بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے دوسری بدروح کو کسی کام سے کمرے سے باہر بھیجا اور خود نسطور کے قریب ہو کر بولی۔

"تمہارا لاکٹ کہاں ہے؟"

نسطور نے کہا۔

"بدروح بہن! میرا لاکٹ جادوگر سامری نے دشمنی میں آکر چھین لیا ہے اور میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔ اب مجھے اذیت ناک موت مرنا ہی ہو گا۔"

کیرانی نے کہا۔ "تمہارا نام نسطور ہے نا؟"

بدروح سے اپنا نام سن کر نسطور بڑا حیران ہوا۔ کہنے لگا۔

"بہن! تجھے میرا نام کیسے معلوم ہوا؟"

کیرانی بدروح نے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر کہنے لگی۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ میرے ماں باپ کو سامری کے انتقام سے بچا لو گے تو میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ تمہارا لاکٹ کہاں ہے۔"

نسطور اور زیادہ حیران ہوا۔ بولا۔

"بہن! میں سمجھا نہیں کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم میرا طلسمی لاکٹ لا سکتی ہو؟"

کیرانی بدروح نے کہا۔ "تمہارا طلسمی لاکٹ میرے پاس ہے۔"

نسطور خوشی سے اچھل پڑا مگر زنجیروں میں جکڑا ہونے کی وجہ سے زیادہ نہ اچھل سکا۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نسطور دوزخی سیارے میں

نسطور نے تعجب سے پوچھا۔

"تمہارے پاس میرا لاکٹ کیسے آگیا؟"

تب بدروح کیرانی نے نسطور کو سامری کی کہانی سنا ڈالی کہ کس طرح سامری نے اسے قتل کر کے بدروح میں تبدیل کیا اور پھر طلسمی لاکٹ اس کے حوالے کر کے کہا کہ تم دوزخی سیارے پر جا رہی ہو' اس لاکٹ کی حفاظت کرنا اگر لاکٹ گم ہو گیا یا نسطور کے پاس چلا گیا تو پیچھے میں تمہارے سارے خاندان کو قتل کردوں گا۔ نسطور خوش بھی ہوا کہ اسے اس کا طلسمی لاکٹ مل گیا مگر اسے افسوس بھی ہونے لگا کہ اب کیرانی بدروح کے گھر والوں کی جان خطرے میں ہے۔ اس نے بدروح سے کہا۔

"کیرانی! تم اس وقت لاکٹ مجھے دے دو تاکہ میں اپنی جان بچا سکوں۔ اس کے بعد میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے گھر والوں کی بھی جان بچالوں گا۔"

بدروح کیرانی نے کہا۔ "مجھ سے وعدہ کرو کہ تم میرے گھر والوں کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سامری کے انتقام سے بچالو گے۔"

نسطور نے کہا۔ "میں وعدہ کرتا ہوں۔"

تب کیرانی بدروح نے اپنی قمیض کے اندر چھپایا ہوا طلسمی لاکٹ نکال کر نسطور کے حوالے کر دیا۔ نسطور نے لاکٹ لے کر چوما اور اپنے گلے میں ڈال لیا۔ گلے میں ڈالتے ہی اس کی طاقت واپس آگئی۔ بدروح نے کہا۔

"میں تمہاری جان بھی بچانا چاہتی تھی اور سامری سے بدلہ بھی لینا چاہتی تھی کہ اس نے مجھے قتل کر دیا اور میری روح اس دوزخی سیارے پر بھٹکنے کے لئے آگئی۔"

نسطور نے کہا "مجھے بتاؤ تم کہاں رہتی ہو تاکہ یہاں سے نکل کر میں تمہارے پاس آجاؤں' اور پھر تمہاری مدد سے سیارے پلوٹارخ پر جانے کی کوشش کروں' کیونکہ وہاں میری بہن کامنی ناگن اور خلائی لڑکی شرمین میرے بغیر بڑی پریشان ہوں گی۔"

بدروح کیرانی نے کہا۔ "میں سب سے آخری آتش فشاں پہاڑی کے دامن میں ایک غار میں رہتی ہوں۔ تم وہاں پر آجانا۔"

نسطور بولا۔ "ٹھیک ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اب تم مجھ سے دور ہو کر بیٹھ جاؤ۔"

بدروح کیرانی پرے ہٹ گئی۔ نسطور کی طاقت واپس آچکی تھی۔ اس نے خدا کا نام لیا اور زور سے جھٹکا دے کر لوہے کی ساری زنجیریں توڑ

ڈالیں۔ اس کے بعد وہ اٹھا اور غائب ہو گیا۔ دوسری بدروحیں دوڑ کر وہاں آئیں مگر نسطور انہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ نسطور انہیں دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ وہاں سے باہر نکل گیا۔

اسی وقت محل میں شور مچ گیا۔ جب بدروحوں کی ملکہ کو خبر ملی کہ قربان کئے جانے والا مرد یعنی نسطور غائب ہو کر فرار ہو گیا ہے تو اس نے چاروں طرف اپنے غلام دوڑا دیئے کہ نسطور جہاں نظر آئے اسے وہیں قتل کر دیا جائے' مگر نسطور ان کی پہنچ سے دور آخری آتش فشاں پہاڑی کی طرف چلا جارہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ جہاں آخری پہاڑی تھی وہاں نیچے اتر آیا۔

محمد محسن

یہاں سے ایک غار کا دروازہ دکھائی دیا۔ وہ اسی غار میں داخل ہو گیا' اسے عورتوں مردوں کے رونے بین کرنے کی آوازیں آنے لگیں۔ وہ جانتا تھا کہ یہ دوزخی سیارہ ہے اور یہاں گناہ گار روحیں اپنے اپنے گناہوں کی سزا کاٹتی ہیں۔ وہ غار میں داخل ہوا تو ایک کوٹھڑی میں اسے ایک روح نظر آئی جس کے ہاتھ میں چھاننی تھی۔ اس کے قریب ہی چشمہ بہہ رہا تھا۔ وہ چھاننی میں پانی ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا۔ نسطور نے پوچھا۔

"بھائی تجھے کس گناہ کی سزا ملی ہے۔"

اس آدمی نے کہا۔ "بھائی! میں دنیا میں بڑا مغرور تھا کوئی میرے گھر پر ملنے آتا تھا تو اسے پانی بھی نہیں پوچھتا تھا۔ مرنے کے بعد مجھے یہ سزا ملی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے کہ پیاس سے میرا دم نکلا جاتا ہے، مگر مجھے حکم ہے کہ چھلنی میں پانی ڈال کر پیو۔ میں ویسے پانی پینے کی کوشش کرتا ہوں تو پانی غائب ہو جاتا ہے۔"

نسطور نے اس گناہ گار کی مغفرت کی دعا کی اور آگے بڑھ گیا۔ دوسری کوٹھڑی میں اس نے ایک روح کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو باہر نکال کر اس میں کانٹے چبھو رہا ہے، اور بار بار درد سے چیخ رہا ہے۔ نسطور نے پوچھا۔

"اے گناہ گار روح! تجھے کس گناہ کی سزا ملی ہے؟"

"اے بھائی! میں دنیا میں بڑا جھوٹ بولا کرتا تھا۔ مجھے مرنے کے بعد جھوٹ کی سزا ملی ہے اور میں اپنی زبان میں کانٹے چبھوتا رہتا ہوں۔"

نسطور خاموشی سے آگے چل دیا۔ اگلی کوٹھڑی میں ایک آدمی کی روح ترازو کے ایک پلڑے میں بیٹھی ہے۔ لوہے کا پلڑا آگ میں سرخ ہو رہا ہے۔ وہ آدمی چیخ رہا ہے۔ چلا رہا ہے۔ نسطور نے پوچھا۔

"اے گناہ گار روح! تجھے یہ کس گناہ کی سزا ملی ہے۔"

آدمی کی روح نے کہا۔

"اے بھائی! میں دنیا میں رہ کر لوگوں کو چیزیں کم تول کر دیتا تھا۔ مجھے اس گناہ کی سزا ملی ہے۔"

نسطور نے اس آدمی کے حق میں خدا کے حضور مغفرت کی دعا کی اور آگے چلا۔ اگلی کوٹھڑی میں کیرانی بدروح اس کا انتظار کر رہی تھی۔

نسطور نے کیرانی سے کہا۔

"کیرانی! یہاں میں نے بڑی روحوں کو عذاب میں مبتلا دیکھا ہے۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں کوئی سزا نہیں ملی؟"

کیرانی نے کہا۔ "میں بھی گناہ گار تھی مگر سامری نے مجھے قتل کر دیا۔ مجھ پر ظلم ہوا۔ خدا نے میرے عذاب کو کم کر دیا۔ اب میرے لئے صرف یہی سزا ہے کہ میں اس گرم بھاپ والی کوٹھڑی میں رہتی ہوں، اور اس دوزخی سیارے سے اس وقت تک نجات حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ میری روح کے سارے گناہ صاف نہیں ہو جاتے۔"

نسطور بولا۔ "خدا تمہاری سزا بھی کم کرے۔ میں آگیا ہوں اب یہ بتاؤ کہ تم یہاں فرار ہونے میں میری کیا مدد کر سکتی ہو، کیونکہ میں جلدی پلوٹارخ سیارے پر واپس جانا چاہتا ہوں۔ مجھے ابھی اپنے دوستوں زکوٹا اور یاناگ اور عمرو عیار کے پاس بھی جانا ہے۔"

بدروح کیرانی کہنے لگی۔ "یہاں سے فرار ہونا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ ہاں یہاں ایک بوڑھی بدروح رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اسے اس دوزخی سیارے پر آئے ہوئے ہزاروں سال بیت گئے ہیں۔ وہ اس سیارے کے سارے راز جانتی ہے۔ چلو اس کے پاس چلتے ہیں۔ شاید وہ کوئی ترکیب بتا سکے، مگر اب تمہیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہو گا کیونکہ بدروحوں کی ملکہ نے چاروں طرف تمہاری گرفتاری کا بڑا زبردست انتظام کر دیا ہو گا۔"

نسطور بولا۔ "میرے پاس میری طاقت موجود ہے۔ وہ میرا کچھ نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بگاڑ سکتی۔"

بدروح کیرانی نے کہا۔ "خدا کے لئے دشمن کو کبھی کمزور نہ سمجھنا' ملکہ بدروح کے پاس بہت ساری شیطانی طاقت موجود ہے' اور وہ تمہیں غائب حالت میں بھی دیکھ کر تم پر حملہ کر سکتی ہے۔"

نسطور کو یہ سن کر کچھ فکر لگا' مگر پھر اس نے سر کو جھٹک کر کہا۔

"کوئی پروا نہیں! میرا خدا میرے ساتھ ہے' تم مجھے بوڑھی عورت کے پاس لے چلو۔ ہو سکتا ہے وہ مجھے یہاں سے فرار ہونے کی کوئی ترکیب بتا سکے۔"

کیرانی نے کہا۔ "میرے ساتھ باہر آؤ۔"

دونوں غار میں سے باہر آ گئے۔ بدروح کہنے لگی۔

"میں ہوا میں پرواز کرنے لگی ہوں۔ تم بھی میرے ساتھ ہوا میں اڑتے چلو۔ میں تمہیں بوڑھی عورت کے پاس لئے چلتی ہوں۔"

بدروح کیرانی نسطور کو دوزخی سیارے کی دوسری طرف ایک ایسی جگہ پر لے گئی جہاں میدان میں سرخ رنگ کی نوکیلی چٹانیں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ یہاں ایک نوکیلی چٹانوں کا محل تھا جس کا ایک لال برج اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ بدروح نے کہا۔

"بوڑھی عورت اس لال برج میں رہتی ہے۔"

وہ نسطور کو لے کر برج کے اندر آ گئی۔ برج میں ایک تخت بچھا تھا جس پر بالوں والی ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر بے شمار جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ بدروح نے بوڑھی عورت کو سلام کیا اور کہا۔

"نانی اماں! میں تمہارے پاس ایک نیک دل آدمی کو لائی ہوں جس کو بدروحوں کی ملکہ اپنے شیطانی دیوتا پر قربان کرنا چاہتی تھی' مگر میں نے اسے بچا لیا ہے۔"

بوڑھی عورت نے اپنی سفید پلکیں اٹھا کر نسطور کو دیکھا اور اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔ نسطور اور بدروح کیرانی بیٹھ گئی۔

بوڑھی عورت بولی۔

"مجھے سب معلوم ہے۔ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ یہ نیک دل آدمی کوہ قاف کا جن نسطور ہے' اور اب یہ واپس اپنے دوستوں کے پاس پہنچنا چاہتا ہے۔"

نسطور نے کہا۔ "نانی اماں! بس کسی طرح مجھے یہاں سے نکال کر پلوٹارخ سیارے پر پہنچا دو' تاکہ میں کامنی ناگن اور شرمین کے پاس پہنچ جاؤں۔"

بوڑھی عورت نے کہا۔

"یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ پلوٹارخ سیارہ یہاں سے اتنی دور ہے کہ تم اس کے فاصلے کا تصور بھی نہیں کر سکتے' مگر تم نیک دل جن ہو اور دنیا میں انسانوں اور خاص طور پر معصوم بچوں کے کام آتے ہو۔ ان سے محبت کرتے ہو' میں تمہاری ضرور مدد کروں گی۔ میری بات غور سے سنو! یہاں سے جنوب کی طرف چلے جانا۔ راستے میں سات سمندر آئیں گے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سمندر پار کر جانا۔ پھر تمہیں ایک شہر نظر آئے گا۔ وہ پتھر کا شہر ہوگا۔ وہاں کے لوگ سارے کے سارے پتھر بن چکے ہوں گے۔ وہاں آدھی رات کو ایک روح آکر آواز لگاتی ہے کہ کوئی زندہ ہے تو مجھ سے بات کرے۔ تم اس کو میرا سلام کہنا وہ روح تمہاری مدد کرے گی۔ اب جاؤ، تمہارا میرے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہیں۔"

نسطور اور بدروح کیرانی بوڑھی عورت کا شکریہ ادا کر کے لال برج سے نکل آئے۔ باہر آنے کے بعد بدروح کیرانی کہنے لگی۔

"نسطور! اب آگے تم اکیلے ہی سفر کرو گے، اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ تمہیں سامری کی جادو نگری میں جاکر میرے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو سامری کے انتقام سے بچانا ہوگا اور انہیں وہاں سے نکال کر اپنی دنیا میں پہنچانا ہوگا۔"

نسطور نے کہا۔ "مجھے اپنا وعدہ یاد ہے کیرانی! تم فکر نہ کرو۔ میں سب سے پہلے یہی کام کروں گا۔"

اتنا کہہ کر نسطور کیرانی سے جدا ہو گیا۔ وہ فضا میں جنوب کی طرف پرواز کرنے لگا۔ سارا دن ساری رات وہ اڑتا رہا۔ اس نے سات سمندر پار کر لئے۔ تیسرے دن اسے سمندر سے دور ایک شہر دکھائی دیا۔ وہ نیچے اتر آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ بازار کھلے ہیں مگر لوگ سارے پتھر بن گئے ہوئے ہیں، جو چل رہا تھا وہیں پتھر ہو گیا، جو دکاندار دکان پر بیٹھا ترازو میں سودا تول رہا تھا وہ اسی طرح وہیں پتھر بن گیا ہے۔ ایک عورت پانی کی صراحی کندھے پر اٹھائے جا رہی تھی۔ وہ بھی وہیں پتھر کے بت میں تبدیل ہو گئی تھی۔

نسطور شہر کے بازاروں گلیوں میں پھرنے لگا۔ اسے کسی طرح دن گزارنا تھا۔ وہ ایک مکان کی چھت پر آکر بیٹھ گیا۔ جب رات گہری ہو گئی اور ہر طرف تاریکی چھا گئی تو نسطور کو ایک آواز سنائی دی۔ آواز دور سے آرہی تھی۔ آہستہ آہستہ آواز قریب آگئی۔ کوئی پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔

"اس پتھروں کے شہر میں اگر کوئی زندہ ہے تو سامنے آئے۔ اس پتھروں کے شہر میں کوئی زندہ بچ گیا ہے تو سامنے آئے۔"

نسطور چھت سے اتر کر نیچے آگیا اور اسی طرف چلا جدھر سے آواز آرہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اندھیرے میں ایک آدمی گلی کے باہر کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں جلتا ہوا چراغ ہے اور وہ آواز لگا رہا ہے۔ نسطور اس کے قریب جاکر بولا۔

"بھائی! اس شہر میں ایک میں ہی زندہ انسان ہوں، مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

چراغ والے آدمی نے نسطور کو گھور کر دیکھا اور بولا۔

"کیا تمہیں لال برج والی عورت نے بھیجا ہے؟"

نسطور نے کہا۔ "تم نے خوب پہچانا بھائی۔ ہاں مجھے اسی بزرگ خاتون نے تمہارے پاس بھیجا ہے، اور میں یہاں سے فرار ہو کر سیارہ پلوٹارج میں جانا چاہتا ہوں۔ برائے خدا میری مدد کرو۔"

چراغ والا آدمی چپ ہو گیا۔ کچھ دیر سوچتا رہا، پھر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔"

وہ آدمی نسطور کو جنگل میں لے گیا۔ یہاں ایک جگہ لوہے کا ایک بہت بڑا گول سلنڈر ثمس کھڑا کیا ہوا تھا۔ اس نے آدمی نے نسطور سے کہا۔

"اس سلنڈر میں داخل ہو جاؤ۔ یہ سلنڈر ایک راکٹ ہے جو تمہیں سیارہ پلوٹارخ میں پہنچادے گا۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا کہ راستے میں اس راکٹ کا دروازہ یا کھڑکی بالکل نہ کھولنا۔ اگر تم نے کھڑکی کھول دی تو پھر قیامت تک تم خلاؤں میں بھٹکتے رہو گے۔"

نسطور نے وعدہ کیا کہ وہ کھڑکی یا دروازہ بالکل نہیں کھولے گا۔ چراغ والے آدمی نے نسطور کو راکٹ کے اندر چلے جانے کا اشارہ کیا۔ نسطور راکٹ میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا گول راکٹ تھا مگر اس کے اندر بیٹھنے اور لیٹنے کی کافی جگہ تھی۔ ایک کرسی پڑی تھی۔ دیواروں پر ڈائیل لگے ہوئے تھے۔ چراغ والے آدمی نے باہر سے آواز دے کر کہا۔

"اندر کسی چیز کو ہاتھ بھی نہ لگانا۔ یہ راکٹ میں نے سیٹ کر دیا۔ یہ تمہیں ٹھیک پلوٹارخ سیارے پر پہنچادے گا۔"

اس کے ساتھ ہی چراغ والے آدمی نے باہر سے کوئی بٹن دبایا۔ راکٹ کے نیچے سے زبردست شعلہ نکلا۔ راکٹ کو ایک دھچکا لگا اور وہ نسطور کو لے کر اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ راکٹ کی رفتار تیز ہوتی جارہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ دیکھتے دیکھتے دوزخی سیارے کے کشش کے حلقے سے نکل کر خلا میں داخل ہو گیا۔ خلا میں داخل ہونے کے بعد راکٹ کی رفتار روشنی کی رفتار جتنی ہو گئی یعنی اب یہ راکٹ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے خلا میں جارہا تھا جو کہ روشنی کی رفتار ہوتی ہے۔

نسطور بڑے اطمینان سے راکٹ کی سیٹ پر بیٹھا ڈائیلوں پر مختلف سوئیوں کو حرکت کرتا دیکھ رہا تھا جو رفتار خلا میں وائیلٹ اور الٹرا وائیلٹ لہروں کی موجودگی کو ظاہر کر رہی تھیں۔ اب کوئی شام نہیں تھی۔ کوئی دن نہیں تھا۔ کوئی رات نہیں تھی۔ یہ خلا تھا اور خلا میں وقت نہیں ہوتا۔ وقت رک جاتا ہے، نہ سورج نکلتا ہے نہ سورج غروب ہوتا ہے۔ نہ دن چڑھتا ہے نہ رات پڑتی ہے۔ نسطور نے شیشے میں سے باہر دیکھا۔ چاروں طرف گہری تاریکی ہی تاریکی تھی۔ اس تاریکی میں نیچے اوپر آگے پیچھے سارے خلا میں سیارے آگ کے انگاروں کی طرح دہکتے نظر آرہے تھے، مگر یہ ستارے ایک دوسرے سے کروڑوں میل کے فاصلے پر تھے۔ نسطور اللہ تعالیٰ کی شان دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

اچانک نسطور کو باہر کامنی ناگن اور زکوتا جن کی شکلیں نظر آئیں۔ زکوتا نے راکٹ کی کھڑکی کے قریب آکر زور سے نعرہ لگا کر کہا۔

"نسطور بھائی! ہمیں اندر آنے دو۔ باہر سخت گرمی ہے ہم جل رہے ہیں۔"

کامنی ناگن نے بھی چلا کر کہا۔

"نسطور بھائی دروازہ کھولو۔ ہمیں اندر آنے دو باہر تپش میں ہمارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جسم جل رہے ہیں۔"

نسطور زکوٹا اور کامنی ناگن کو تکلیف میں دیکھ کر چراغ والے آدمی کے ساتھ کئے گئے وعدے کو بھول گیا کہ وہ دروازہ کسی حالت میں بھی نہیں کھولے گا۔ اس نے گھبرا کر جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ دروازے کے کھلتے ہی زکوٹا اور کامنی ناگن کی شکلیں غائب ہو گئیں اور نسطور راکٹ سے باہر خلا میں گر گیا۔

خلا میں گرتے ہی وہ اس طرح تیرنے لگا جس طرح دریا کی لہروں پر گرا ہوا کوئی پتا تیرتا ہے۔ راکٹ بجلی کی طرح اس کے قریب سے نکل گیا۔ راکٹ دیکھتے دیکھتے نسطور کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب خلا کی وسعت تھی اور نسطور تھا۔ تب اسے احساس ہوا کہ اس نے دروازہ کھول کر کس قدر غلطی کی۔ اسے دروازہ نہیں کھولنا چاہئے تھا۔ وہ اصل کامنی ناگن اور زکوٹا نہیں تھے' بلکہ شیطانی طاقت نے اسے ورغلا کر وعدہ خلافی کرائی تھی اور اسے خلا میں قیامت تک بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ خلا میں آنے کے بعد نسطور کو محسوس ہوا کہ خلا میں گرمی یا تپش بالکل نہیں ہے بلکہ اتنی سردی ہے کہ اگر نسطور انسان ہوتا اور جن نہ ہوتا تو اتنی سردی میں برف کا گولہ بن جاتا' مگر وہ جن تھا اور اس کی طاقت بھی اس کے پاس موجود تھی۔ اسے سردی بہت لگ رہی تھی مگر وہ برف نہیں بنا تھا۔

دوستو! ہم یہاں آپ کو خلا کے بارے میں اتنا ضرور بتانا چاہتے ہیں کہ خلا میں اتنی سردی ہوتی ہے کہ اس کے مقابلے میں ہماری دنیا کی برف

کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ خلا کی اس سرد فضا کو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں۔ ہماری زمین کے اردگرد جو خلا ہے اسے بھی ایتھر کہتے ہیں اور وہاں بھی اتنی سخت سردی ہے کہ ہماری زمین جب سورج سے جدا ہو جانے کے بعد آگ کا گولہ تھی تو خلا کی اسی سردی نے اس آگ کو اربوں سال کے بعد ٹھنڈا کر کے پگھلے ہوئے لاوے میں تبدیل کیا تھا۔ پھر اسی خلا کی سخت سردی نے ہماری زمین کی اوپر والی سطح کو ٹھنڈا کر دیا۔ یہ سردی زمین کے اندر نہیں جا سکتی تھی' چنانچہ ہماری زمین کے اندر آج بھی آگ ہی آگ ہے اور پگھلے ہوئے پہاڑوں' چٹانوں کا لاوا ہر وقت کھولتا رہتا ہے۔ خلا کی یہی سخت سردی سورج کو بھی آہستہ آہستہ ٹھنڈا کر رہی ہے' مگر سورج اتنا بڑا ہے اور اس میں اس قدر زیادہ آگ اور گیسیں ہیں کہ اس کو ٹھنڈا ہوتے ہوتے بھی کئی ارب سال لگ جائیں گے۔ بہرحال یہ سائنس کی باتیں ہیں ان کا جاننا بہت ضروری ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہماری زمین کیسے بنی اور پھر کیسے اور کس طرح ٹھنڈی ہوئی اور اس پر کس طرح زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اس وقت ہم خلا میں تیرتے ہوئے نسطور کے پاس چلتے ہیں۔ خلا میں چونکہ کسی طرف سے بھی کوئی کشش نہیں ہوتی اس لئے آدمی وہاں تیرتا رہتا ہے' اگر نسطور جن کی بجائے عام انسان ہوتا تو خلا میں آتے ہی اس کا جسم پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا' کیونکہ یہ بھی سائنس کا اصول ہے کہ خلا میں باہر سے کوئی دباؤ نہیں ہوتا۔ ہم اپنی زمین پر صرف اس لئے زندہ چلتے پھرتے ہیں اور پھٹ نہیں جاتے کہ باہر سے اور اوپر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہم پر فضا کا بڑا زبردست دباؤ پڑا ہوا ہے۔ اس شدید دباؤ کا ہمیں احساس نہیں ہوتا، یہ خدا کی رحمت ہے۔ اسی دباؤ نے ہمارے جسموں کو بند کر کے رکھا ہوا ہے، اگر کسی طرح سے یہ دباؤ اٹھالیا جائے تو ہمارا جسم پھٹ جائے اور ہمارا خون اچھل کر باہر آجائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت اور حکمت سے کام لے کر ہمارے لئے اس دنیا کو ہمارے مطابق بنا دیا ہے کہ جہاں ہم رہ کر نیک کام کر سکیں۔ اللہ کے احکام بجالائیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔

نسطور چونکہ غیر معمولی طاقت والا جن تھا اس لئے وہ ابھی تک زندہ تھا اور اس کا جسم پھٹا نہیں تھا۔ پیارے دوستو! ایک اور بات یاد رکھنے والی ہے کہ جوں جوں ہم زمین سے بلند ہوتے جاتے ہیں ہوا کا دباؤ کم ہوتا جاتا ہے، چنانچہ جیٹ ہوائی جہاز جب بہت بلندی پر پہنچتا ہے تو جہاز کے اندر بیٹھے ہوئے مسافروں کے لئے وہاں مصنوعی دباؤ یعنی پریشر قائم رکھنا پڑتا ہے۔ جوں جوں ہم فضا میں بلند ہوتے جاتے ہیں آکسیجن بھی کم ہوتی جاتی ہے، چنانچہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو لوگ پاکستان کی بلند ترین چوٹی کے اوپر چڑھتے ہیں انہوں نے اوپر جاکر آکسیجن ماسک پہنے ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں آکسیجن نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور آدمی بڑی مشکل سے سانس لیتا ہے۔ پیارے دوستو! ہوا کے دباؤ کی میں آپ کو ایک اور مثال یہاں ضرور دینا چاہوں گا تاکہ سائنس کا یہ اصول بھی آپ کے ذہن میں رہے۔ آپ نے اکثر ان عورتوں کو جو کوہ مری یا کسی دوسرے پہاڑ پر جاتی ہیں یہ کہتے

ہو گا کہ وہاں گوشت ہانڈی میں دیر سے گلتا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ...تی ہے کہ پہاڑ اونچے ہوتے ہیں اور وہاں جاکر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے مگر یہ دباؤ اتنا کم ظاہر ہو جاتا ہے اور گوشت دیر میں گلتا ہے۔ بہرحال اور اب ہم اپنی کہانی کی طرف آتے ہیں۔

نسطور خلا میں تیرتا جا رہا تھا۔ وہ بڑا پچھتا رہا تھا کہ اس نے چراغ ...لے آدمی کی ہدایت کے خلاف جذبات میں آکر راکٹ کا دروازہ کھول دیا اور اب خدا جانے یہ خلا اسے کہاں اور کس طرف لے جائے

⊙ ☆ ⊙

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن خلا میں بھٹک گیا

خلا میں ٹوٹے ہوئے ستاروں کے کروڑوں ٹکڑے چھوٹے بڑے پتھر بڑی تیز رفتاری کے ساتھ گردش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں شہاب ثاقب کہتے ہیں۔ یہ کروڑوں ٹن وزنی بھی ہوتے ہیں اور دال کے دانے کے برابر بھی ہوتے ہیں مگر ان کی رفتار پستول کی گولی کی رفتار سے ہزار گنا زیادہ تیز ہوتی ہے۔ مگر یہ پتھر کے ٹکڑے اپنے اپنے مدار کے گرد گردش کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی بھولا بھٹکا شہاب ثاقب یعنی پتھر کا ٹکڑا اگر زمین کی کشش میں آجائے تو وہ بڑی تیزی سے آکر زمین سے ٹکرا جاتا ہے۔

یہ پتھر کے ٹکڑے نسطور کے قریب سے ہو کر نکل جاتے تھے۔ خلا میں چونکہ فضا نہیں ہوتی یعنی وہ ذرات نہیں ہوتے جن کی مدد سے ہوا میں لہریں پیدا ہوتی ہیں اور ہمیں ان لہروں کے ذریعے ایک دوسرے کی آواز سنائی دیتی ہے اس لئے نسطور کو ان پتھر کے ٹکڑوں کے گولی کی طرح قریب سے گزرنے کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ ایک چھوٹا سا پتھر نسطور سے ٹکرایا تو نسطور کو اپنی جناتی طاقت کی وجہ سے کوئی نقصان تو

نہ پہنچا مگر اس کے دھچکے سے وہ خلا میں دور نکل گیا۔

نسطور کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کتنے دن کتنی راتیں خلا میں بھٹکتا رہا۔ آخر ایک موقع پر اسے ایک ایسی روشنی نظر آئی جو نیلی تھی اور پھر زرد ہو گئی۔ پھر سرخ ہو گئی' پہلے وہ سمجھا کہ یہ کوئی ستارہ ہو گا' مگر خلا میں کسی ستارے کی روشنی نیلی یا زرد یا سرخ نہیں ہوتی۔ خلا میں ہر ستارہ آگ کے انگارے کی طرح دہک رہا ہوتا ہے' مگر جب روشنی اس کے قریب آتی گئی تو وہ خدا سے دعا مانگنے لگا کہ یا اللہ یہ کوئی خلائی جہاز ہو۔

اس کی دعا اللہ نے قبول کر لی تھی۔ یہ ایک خلائی جہاز تھا جس میں کائنات کے ایک دور دراز سیارے کی مخلوق سوار تھی اور ایک سیارے سے دوسرے سیارے کی طرف جا رہی تھی۔ خلائی جہاز کی مخلوق نے خلا میں ایک عجیب قسم کے انسان کو تیرتے دیکھا تو جہاز کو اس کی طرف لے آئے۔ نسطور سے تھوڑے فاصلے پر آکر خلائی جہاز رک گیا۔ پھر اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا راکٹ نکلا اور نسطور کے پاس آگیا۔ خلائی مخلوق نے نسطور کو کھینچ کر راکٹ میں سوار کرالیا۔ اس خلائی مخلوق کے آدھے جسم مچھلی کی طرح کے اور آدھے جسم کسی عجیب و غریب جانور کی طرح کے تھے۔ وہ آپس میں جانوروں کی زبان میں باتیں کرتے تھے مگر سائنس میں وہ بہت ترقی یافتہ تھے۔

نسطور نے راکٹ میں آکر خدا کا شکر ادا کیا۔ اب وہ سوچنے لگا کہ اس خلائی مخلوق سے کس زبان میں بات کرے۔ ان میں ایک خلائی عورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی تھی جس کی شکل بندریا سے ملتی جلتی تھی۔ اس نے نسطور کی طرف گھور کر دیکھا۔ نسطور نے کہا۔

"بی بی! میں تم سے کس زبان میں بات کروں۔ تم تو میری زبان سمجھ ہی نہیں سکو گی۔"

خلائی بندریا نے اردو زبان میں نسطور سے کہا۔

"تم اپنی زبان میں بات کرو۔ ہم ہر زبان سمجھ لیتے ہیں۔"

نسطور چونک پڑا۔ جلدی سے بولا۔

"پیاری بہن! میرا نام نسطور ہے۔ میں پلوٹارخ سیارے پر جانا چاہتا ہوں جہاں میری ایک خلائی بہن شرمین میرا انتظار کر رہی ہے۔"

شرمین کا نام سن کر خلائی بندریا مسکرائی۔ اردو زبان میں کہنے لگی۔

"شرمین کو میں جانتی ہوں۔ وہ میری بھی سہیلی ہے۔ ہم تمہیں اس کے پاس پہنچا دیں گے۔ تم آرام کرو۔"

نسطور کو خلائی جہاز میں لا کر آرام سے لٹا دیا گیا۔ جہاز کی خلائی مخلوق کو جب پتہ چلا کہ شرمین اس کی بہن ہے تو وہ سب بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے خلائی جہاز کا رخ پلوٹارخ سیارے کی طرف کر دیا اور بجلی کی چمک کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ خلائی جہاز پلوٹارخ سیارے کے شہر کے باہر ایک باغ میں آکر اتر گیا۔ خلائی بندریا نے وہیں سے وائرلیس پر شرمین کو سب کچھ بتا دیا کہ نسطور ان کے پاس ہے۔ خلائی لڑکی اور کامنی ناگن نسطور کے گم ہو جانے کی وجہ سے بے حد پریشان تھیں۔

جب انہیں معلوم ہوا کہ نسطور واپس آگیا ہے تو وہ بہت خوش ہوئیں۔ شرمین خود خلائی جہاز میں گئی۔ نسطور کو ملی۔ خلائی بندریا کا شکریہ ادا کیا اور نسطور کو ساتھ لے کر اپنے مکان پر آگئی۔ اس نے کہا۔

"نسطور بھائی! میں نے تمہیں منع کیا تھا ناکہ مکان سے باہر نہ نکلنا، مگر تم نے پروانہ کی اور دیکھا کس مصیبت میں پھنس گئے۔ اب ہمیں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا گزری؟"

کامنی ناگن بھی وہیں بیٹھی تھی۔ نسطور نے اپنی ساری مصیبت کی داستان سنا ڈالی۔ شرمین نے کہا۔

"اب ایسی غلطی مت کرنا۔"

نسطور بولا۔ "لیکن شرمین بہن ہم کب تک یہاں پڑے رہیں گے۔ خدا کے لئے کسی طرح ہمیں زمین پر پہنچا دو لیکن نہیں۔ میں سب سے پہلے سامری جادوگر کی جادو نگری میں جانا چاہتا ہوں تاکہ بدروح کے ماں باپ کو وہاں سے نکال سکوں۔"

کامنی ناگن بولی۔

"نسطور بھائی! اب ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ جس بدروح نے تمہارا طلسمی لاکٹ تمہیں واپس لا کر دیا ہے ہم اس کے ماں باپ کو سامری کے انتقام سے بچاؤ۔"

نسطور بولا۔ "اسی لئے میں سب سے پہلے سامری کی جادو نگری میں جانا چاہتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شرمین کہنے لگی۔ "میں پہلی بار تم لوگوں کو سامری کی جادو نگری میں ہی ملی تھی۔ سامری کی جادو نگری یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میں تمہیں دو ایک روز میں اپنی اڑن طشتری میں بٹھا کر وہاں پہنچادوں گی۔"

نسطور نے کہا۔ "بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم بدروح کیرانی کے ماں باپ کو اڑن طشتری میں بٹھا کر وہاں سے نکال لائیں۔"

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔" خلائی لڑکی شرمین نے کہا۔ "مگر انہیں تم کہاں پہنچاؤ گے؟ وہ ہمارے خلائی سیارے میں رہ لیں گے؟"

کامنی ناگن کہنے لگی۔ "یہ تو ان سے پوچھ کر بتایا جا سکتا ہے۔"

نسطور نے کہا۔ "شرمین بہن! بس اب سامری کی جادو نگری میں جانے کا بندوبست شروع کر دو۔"

"صرف ایک دن کی مہلت دے دو۔"

شرمین نے مسکرا کر کہا۔

ایک خاص اڑن طشتری میں جو خلائی لڑکی شرمین کی اپنی اڑن طشتری تھی دوسرے سیارے پر گئی ہوئی تھی۔ ایک دن کے بعد یہ اڑن طشتری واپس آئی تو خلائی لڑکی شرمین نے کامنی ناگن اور نسطور کو اپنے ساتھ لیا اور اڑن طشتری میں بٹھا کر سامری جادوگر کی جادو نگری کی طرف روانہ ہو گئی۔

دنوں اور راتوں کا تو کوئی حساب ہی نہیں تھا۔ نسطور کے اندازے کے مطابق دو دن کے خلائی سفر کے بعد یہ اڑن طشتری سامری کے سیارے

پر پہنچ گئی۔ شرمین نے اڑن طشتری کو سیارے کے اس طرف اتارا جدھر سامری کے جادو طلسم کی لہریں نہیں پہنچتی تھیں۔ وہ اڑن طشتری سے باہر آگئے۔ شرمین نے نسطور سے کہا۔

"کیا تم سامری کے شہر میں اکیلے جاؤ گے؟"

نسطور بولا۔ "اکیلا ہی جاؤں گا۔"

کامنی ناگن نے کہا۔ "میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔"

شرمین کہنے لگی۔ "تم دونوں جاؤ اور جس طرح بھی ہو سکے بدروح کے گھر والوں کو لے کر اسی جگہ پہنچ جاؤ۔ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی۔"

نسطور اور کامنی ناگن سامری کے شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ نسطور غائب تھا۔ کامنی ناگن غائب نہیں ہو سکتی تھی۔ نسطور نے کامنی ناگن کو کہا تم سانپ کا روپ بدل لو۔ کامنی ناگن نے سانپ کا روپ بدل لیا۔ نسطور نے ناگن سانپ کو اپنی کلائی پر لپیٹ لیا تھا۔ یوں کامنی ناگن بھی نظر نہیں آتی تھی۔ نسطور کی کلائی سے لپٹنے کے بعد کامنی بھی غائب ہو گئی تھی۔

سامری جادوگر کو ابھی تک یہ خبر نہیں ملی تھی کہ طلسمی لاکٹ بدروح نے نسطور کو واپس کر دیا ہے۔ اس لئے وہ مطمئن تھا۔ دوزخی سیارے سے ابھی تک کسی بدروح نے آکر اسے یہ خبر نہیں سنائی تھی۔ نسطور غیبی حالت میں پرواز کرتا جب سامری کے محل کے قریب پہنچا تو اسے طلسمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لہروں کا ایک ہلکا سا جھٹکا محسوس ہوا۔ دوسری طرف سامری کے خاص محل میں بھی یہ سگنل مل گیا کہ کوئی باہر کا آدمی سامری کی جادو نگری میں داخل ہو گیا ہے۔ سامری کو اطلاع ملی تو اس نے کہا فوراً معلوم کرو کہیں کوہ قاف سے کوئی ہمارا دشمن جن تو نہیں آ گیا۔ یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ نسطور جن اپنے لاکٹ کی طاقت کے ساتھ اس کی دنیا میں آ گیا ہے۔ طلسمی لہر کا جھٹکا کامنی ناگن نے بھی محسوس کر لیا تھا۔

"نسطور! سامری کا طلسمی اثر شروع ہو گیا ہے۔ خبردار رہنا۔"

نسطور نے کہا۔ "تم فکر نہ کرو۔"

اور نسطور نے غوطہ لگایا اور بہت نیچے آ گیا۔ اب وہ سامری کے شہر کے مکانوں کی چھتوں کے اوپر اڑ رہا تھا۔ طلسمی لہریں یہاں سے کافی اوپر تھیں۔ کیرانی کی بدروح نے اسے اپنے ماں باپ کے گھر کا پتہ بتا دیا تھا۔ نسطور سیدھا ان کے گھر پہنچ گیا۔ بدروح کے ماں باپ اور بہن بھائی کو بھی محسوس ہو گیا کہ کوئی باہر کا آدمی ان کے گھر میں آ گیا ہے۔ بدروح کے باپ نے پوچھا۔

"کون ہو؟ سامنے آؤ نہیں تو ابھی جلا کر راکھ کر دوں گا۔"

نسطور ایک دم ظاہر ہو گیا اور ان کو ساری بات بیان کر دی۔ جب کیرانی کے ماں باپ نے طلسمی لاکٹ نسطور کے گلے میں دیکھا تو سمجھ گئے کہ ان کی بیٹی نے لاکٹ نسطور کو دے دیا ہے۔ نسطور نے کہا۔

"آپ جلدی سے میرے ساتھ یہاں سے نکل چلیں۔ خلائی اڑن

طشتری آپ کا انتظار کر رہی ہے۔"

کیرانی کی ماں نے پوچھا۔

"لیکن ہم کہاں جائیں گے؟"

نسطور نے کہا۔ "آپ پلوٹارخ سیارے میں جا کر رہیں گے جہاں سامری آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ وہاں آپ کو آپ کی بیٹی کیرانی کی روح بھی دوزخی سیارے سے آ کر مل جایا کرے گی۔"

اس پر کیرانی کے ماں باپ اور بہن بھائی بڑے خوش ہوئے اور فوراً نسطور کے ساتھ چل پڑے۔ وہ لوگ بھی آسمان پر اڑنے لگے۔ یہ اڑنے والا قافلہ بن گیا تھا جو اڑن طشتری کی طرف جا رہا تھا۔ نسطور اب سامری کے محل کی دوسری طرف سے ہو کر اڑ رہا تھا۔ جب وہ سامری جادوگر کے چڑیلوں کے قبرستان کے اوپر پہنچا تو ایک مکار چڑیل نے انہیں دیکھ لیا۔ وہ چیخ مار کر بولی۔

"یہ نسطور ہے جو کیرانی کے گھر والوں کو لے کر یہاں سے فرار ہو رہا ہے۔ اس کی طاقت واپس آ گئی ہے۔ کیرانی نے لاکٹ اسے دے دیا ہے۔"

یہ چیخ سامری کے محل تک جا پہنچی۔ سامری نے یہ چیخ اور چڑیل کے الفاظ سنے تو وہیں سے دو اژدھا نسطور اور کیرانی کے ماں باپ کو جلا کر بھسم کرنے کے لئے اڑا دیئے۔ وہ گرج کر بولا۔

"نسطور کو ختم کر کے طلسمی لاکٹ لے واپس آؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اڑنے والے اژدھا آگ اگلتے نسطور کے پیچھے لگ گئے، مگر نسطور اب مجبور نہیں تھا۔ اس کی ساری طاقت اس کے پاس تھی۔ اس نے اژدہوں کو دیکھا تو اوپر آگیا۔ جیسے ہی اژدھا اس کے نیچے سے گزرے نسطور نے طلسمی لاکٹ کو ہاتھ لگا کر ہاتھ نیچے کیا۔ اس کی انگلیوں میں سے سرخ رنگ کی آگ کی شعائیں نکل کر اژدہوں پر پڑیں اور اژدھا ایک دھماکے سے پھٹ گئے۔

کامئی اور کیرانی کے ماں باپ نے بھی یہ منظر دیکھا۔ کامئی ناگن نے نسطور سے کہا۔

"سامری کو پتہ چل گیا ہے کہ لاکٹ تمہارے پاس ہے۔ اب جتنی جلدی ہو سکے اڑن طشتری پر پہنچو۔"

کامئی ناگن کا خیال بالکل ٹھیک نکلا۔ سامری جادوگر کو جب پتہ چلا کہ اژدہوں کو نسطور نے ہلاک کر ڈالا ہے تو وہ خود ہوا میں اڑتا چیختا چلاتا بجلی کی طرح کڑکتا نسطور کی طرف دوڑا۔ جب وہ نسطور کے قریب پہنچا تو وہ لوگ اڑن طشتری کے پاس پہنچے تھے۔ تو خلائی لڑکی شرمین اڑن طشتری کو اڑا کر ہوا میں لے آئی۔ اس نے سامری جادوگر کو ہوا میں آگ کے تیر برساتے آگے بڑھتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے اڑن طشتری کی لیزر خلائی گن کا رخ سامری اور اس کی جادوگروں کی فوج کی طرف کردیا جو اس کے ساتھ ساتھ حملہ کرنے کے لئے اڑتی چلی آرہی تھی۔ خلائی گن میں سے دھماکوں کے ساتھ خلائی شعائیں نکلیں اور سامری کی فوج پر گریں۔ یہ شعائیں اتنی

خطرناک گرم اور ہلاکت خیز تھیں کہ آسمان پر دھماکے ہونے لگے اور دیکھتے دیکھتے سامری کے سارے جادوگر اور اژدھا فضا میں پرزے پرزے ہو گئے۔

سامری نے اپنی فوج کی یہ حالت دیکھی تو سمجھ گیا کہ وہ خلائی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ فوراً وہیں سے واپس مڑ گیا۔ نسطور اپنے ساتھیوں کو لے کر اڑن طشتری میں داخل ہو چکا تھا اور اڑن طشتری فضا میں پرواز کرنے لگی تھی۔

شرمین نے کہا۔

"نسطور بھائی! میں تم لوگوں کو تمہارے سیارے زمین پر چھوڑ کر کیرانی کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو اپنے سیارے پلوٹارخ پر لے جاؤں گی۔ اس طرح سے تمہارا وہ وعدہ پورا ہو جائے گا جو تم نے کیرانی بدروح سے کیا تھا کہ لاکٹ مل جانے کے بعد تم اس کے گھر والوں کو سامری کے انتقام سے بچالو گے۔"

نسطور نے خوش ہو کر کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے شرمین! خدا کا شکر ہے کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔"

جب اڑن طشتری زمین کی فضا کے قریب پہنچی تو نسطور نے بدروح کیرانی کے ماں باپ اور بہن بھائی سے کہا۔

اب تم لوگ پلوٹا رخ سیارے پر جاؤ جہاں تمہیں تمہاری بیٹی اور بہن کیرانی روح بھی مل جائے گی۔ وہاں تم ساری زندگی پلوٹارخ سیارے پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

امن چین سے بسر کرو گے۔ کیرانی سے کہنا میں نے اپنا قول نبھادیا ہے۔"

زمین کی فضا میں داخل ہونے کے فوراً بعد شرمین نے ایک جیٹ ہوائی جہاز کو دیکھا جو بادلوں میں اڑا جارہا تھا۔ نسطور نے بھی اس جہاز کو دیکھا اور کہنے لگا۔

"شرمین بہن! ہم یہاں سے اس جہاز میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ جہاز ہمارے ملک پاکستان کو ہی جارہا ہوگا اگر کسی دوسرے ملک کو بھی جارہا ہے تو ہم وہاں سے دوسرے جہاز میں بیٹھ کر پاکستان آجائیں گے۔ ذرا ایڈونچر کا مزا بھی آئے گا۔"

خلائی لڑکی شرمین ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے میں اڑن طشتری کو جمبوجیٹ کے اوپر لاتی ہوں۔"

شرمین اڑن طشتری کو جمبوجیٹ کے کافی اوپر لے آئی۔ نسطور اور کامنی کا دل سے شکریہ ادا کیا کہ اس نے ان کی مدد کی۔ نسطور غائب ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ جمبوجیٹ ہوائی جہاز کے کونے والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

کامنی ناگن سانپ کی شکل میں نسطور نے اپنی جیب میں رکھ لی تھی نسطور نے غور سے دیکھا۔ جہاز کے مسافروں کی شکلیں گوری گوری تھیں اور انہوں نے سوٹ پہن رکھے تھے۔ ان میں سے کسی کی شکل بھی پاکستانیوں والی نہیں تھی۔ ایرہوسٹس بھی گوری گوری میمیں تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ جہاز امریکہ یا یورپ کے کسی شہر کی طرف جارہا ہے۔ اس نے یہ بات سرگوشی میں کامنی ناگن کو بھی بتادی۔

کامنی نے کہا۔ "اب کیا کریں؟"

نسطور بولا۔

"ہم وہاں سے کراچی والا جہاز پکڑلیں گے۔ ہم نے کونسی ٹکٹ خریدنی ہے۔"

نسطور غیبی حالت میں جہاز کی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اس کی اگلی سیٹ پر ایک امریکی عورت نے پیچھے کسی مرد اور عورت کو باتیں کرتے سنا تو پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ مگر پچھلی ساری سیٹیں خالی تھیں۔ امریکی عورت بڑی حیران ہوئی کہ یہ عورت مرد کے بولنے کی آواز کہاں سے آئی تھی۔ نسطور نے سوچا کہ پتہ کرنا چاہئے کہ یہ کونسا جہاز ہے اور کس ملک کو جارہا ہے۔ وہ اٹھ کر باتھ روم میں گیا اور وہاں انسانی شکل میں آگیا۔ کامنی ناگن نے دیکھا کہ نسطور انسانی شکل میں آگیا ہے تو اس نے کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہو نسطور؟"

نسطور نے کہا۔ "میں انسانی شکل میں آکر ہی کسی ایئرہوسٹس سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ جہاز کہاں جارہا ہے۔"

وہ باہر آکر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ایک ایئرہوسٹس اس کے قریب سے گزری تو حیران ہوئی کہ تھوڑی دیر پہلے تو یہاں کوئی مسافر نہیں تھا۔ پھر یہ کہاں سے آگیا؟ نسطور نے ایئرہوسٹس سے انگریزی میں پوچھا۔

"یہ جہاز کہاں جارہا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایئرہوسٹس حیران ہوئی کہ یہ کس قسم کا مسافر ہے کہ جہاز میں سوار ہے اور اس کو پتہ ہی نہیں کہ جہاز کہاں جارہا ہے۔ اس نے نسطور سے پوچھا۔

"آپ کے پاس ٹکٹ کونسا ہے سر؟"

نسطور نے ہنس کر کہا۔ "میرے پاس کوئی ٹکٹ نہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ جہاز کونسے شہر جارہا ہے۔"

ایئرہوسٹس نے جواب دیا۔ "یہ ایئر فرانس کا جہاز ہے اور واشنگٹن سے فرانس کے شہر پیرس جارہا ہے مگر تم جہاز میں بغیر ٹکٹ کے کیسے آگئے؟"

اس نے اسی وقت کپتان کو اطلاع کی۔ کپتان آگیا۔ دوسرے مسافر بھی حیران ہو کر نسطور کو دیکھنے لگے۔ کپتان نے نسطور سے پوچھا۔

"تم کون ہو اور جہاز میں بغیر ٹکٹ کے کیسے آگئے ہو؟"

نسطور نے کہا۔ "میں کوہ قاف کا جن ہوں۔ میرا نام نسطور ہے میں خلائی سیارے سے آرہا ہوں۔"

کپتان نے سمجھا کہ یہ کوئی پاگل آدمی ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے نسطور کو سیٹ پر سے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو نسطور نے چٹکی بجائی اور غائب ہو گیا۔ ایئرہوسٹس تو چیخ مار کر بھاگ گئی۔ نسطور وہیں سیٹ پر بیٹھا ہنستا رہا۔

جہاز پیرس پہنچا تو نسطور غیبی حالت میں ہی وہاں اتر گیا اور معلومات حاصل کر کے پی آئی اے کے جہاز میں سوار ہو گیا جس نے اسے کراچی اور

پھر لاہور پہنچا دیا۔ لاہور پہنچنے کے بعد نسطور سیدھا عمران کی کوٹھی میں آکر ظاہر ہو گیا۔ عمران نے نسطور کو دیکھا تو خوش ہو کر بولا۔

"انکل نسطور خدا کا شکر ہے کہ آپ آگئے۔ آپ کہاں چلے گئے تھے؟"

نسطور نے کہا۔

"یہ بڑی لمبی کہانی ہے۔ پہلے یہ بتاؤ زکوٹا اور عمرو عیار کہاں ہیں؟"

عمران بولا۔ "زکوٹا عمرو عیار کی تلاش میں جا چکا ہے۔ دونوں کو گئے دن ہو گئے ہیں۔"

نسطور نے کہا۔ "ٹھیک ہے میں اوپر والے کمرے میں جاتا ہوں وہیں زکوٹا اور عمرو کی واپسی کا انتظار کروں گا۔"

اس نے عمران کو بالکل نہ بتایا کہ اس کے ساتھ کامنی ناگن بھی ہے۔ کمرے میں جا کر اس نے کامنی ناگن کو الماری میں سنبھال کر رکھ دیا۔

ادھر جب سامری کو خلائی لڑکی شرین کے ہاتھوں شکست ہو گئی اور وہ بھاگا تو اس نے فوراً زمین پر جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی کو اطلاع کر دی کہ نسطور طلسمی لاکٹ لے کر بھاگ گیا ہے ہو سکتا ہے وہ لاہور پہنچ گیا ہو۔ فوراً اس سے لاکٹ چھین کر میرے پاس پہنچاؤ نہیں تو تمہاری خیر نہیں۔

جادوگر حامون نے سامری کا پیغام سن کر کہا۔

"سامری جی! آپ بالکل فکر نہ کریں اگر نسطور کا بچہ لاہور میں آگیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے تو میں طلسمی لاکٹ اس سے چھین لوں گا۔ اسے اس دفعہ ایسا مزا چکھاؤں گا کہ ساری عمر یاد رکھے گا۔"

سامری نے کڑک کر کہا۔

"نسطور کو قتل کر ڈالو۔ اسے آگ میں جلا کر راکھ کردو۔ تم کس قسم کے جادوگر ہو۔"

جادوگر حامون نے کانپ کر کہا۔

"ایسا ہی ہوگا سامری جی!"

پھر اس نے چڑیل بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی۔ خبردار ہوجا۔ نسطور نے سامری سے اپنا طلسمی لاکٹ چھین لیا ہے اور وہ لاہور آگیا ہے۔"

بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"حامون! میں نسطور کا کلیجہ نکال لوں گی۔"

جادوگر حامون نے اسے جھڑک کر کہا۔

"اری ناساں چوڑی! سامری کو نسطور کے کلیجے کی نہیں اس کے طلسمی لاکٹ کی ضرورت ہے۔ کوئی ترکیب سوچ۔ نہیں تو اس بار سامری ہم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

چڑیل بل بتوڑی کچھ سوچ کر کہنے لگی۔

"لمبی ناک والے حامون! میرے دماغ میں ایک ترکیب آئی ہے۔"

حامون جادوگر نے کہا۔

"تمہارے پاس دماغ ہی نہیں ہے ترکیب کہاں آئے گی۔"

بل بتوڑی نے چیخ کر کہا۔

"حامون! میں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں۔ میرا دماغ تم سے زیادہ بڑا ہے۔"

"اچھا اچھا چل ترکیب بتا۔"

بل بتوڑی نے کہا۔ "ہم بھیس بدل کر نسطور کے گھر جاتے ہیں اور کسی بہانے اسے بے ہوش کر کے اس کا طلسمی لاکٹ چھین کر لے آتے ہیں۔"

جادوگر حامون نے اسے جھڑک کر کہا۔

"اری ناساں چوڑی! یہ مت بھول کہ نسطور کا طلسمی لاکٹ اس کے پاس موجود ہے۔ اس کے پاس پوری طاقت ہے۔ اسے فوراً پتہ چل جائے گا کوئی اور ترکیب سوچ۔"

بل بتوڑی چیخ چیخ کر ادھر اُدھر اچھلنے لگی۔ "ابھی سوچتی ہوں۔"

بل بتوڑی نے دو تین چیخیں ماریں۔ پھر بھیانک قہقہہ لگا کر بولی۔

"لمبی ناک والے حامون ترکیب آگئی؟ میں خونی چڑیل کا چلہ کروں گی۔"

جادوگر حامون نے پوچھا۔

"یہ خونی چڑیل کون ہے؟ کہاں ہے؟"

بل بتوڑی چیخ مار کر بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"حامون! خونی چڑیل بڑی خوفناک چڑیل ہے۔ وہ جس کو چمٹ جاتی ہے اس کا سارا خون پی جاتی ہے۔"

"وہ نسطور کا لاکٹ کیسے لائے گی؟" حامون نے پوچھا۔

بل بتوڑی بولی۔ "میں اس کا چلہ کروں گی تو وہ میرے قبضے میں آجائے گی۔ پھر اسے جو کہوں گی وہی کرے گی خونی چڑیل کی طاقت سے تم واقف نہیں ہو' وہ آسمان سے تارے بھی توڑ کر لاسکتی ہے۔"

حامون نے کہا۔ "ٹھیک ہے مگر خونی چڑیل کہاں ملے گی۔"

بل بتوڑی نے دانت نکال کر ہنستے ہوئے کہا۔

"خونی چڑیل آج سے ایک ہزار سال پہلے شاہ طالوس جادوگر کے دربار کی خاص چڑیل تھی۔ پھر اس سے ایک غلطی ہو گئی۔ شاہ طالوس نے اسے زندہ قبر میں دفن کر دیا اور قبر پر طلسمی مہر لگادی۔ تب سے خونی چڑیل اسی قبر میں دفن ہے اور جانتے ہو وہ قبر کہاں ہے۔"

جادوگر نے کہا۔ "مجھے کیا معلوم قبر کہاں ہے۔"

بل بتوڑی اپنے کانٹے دار بالوں کو جھٹک کر بولی۔

لمبی ناک والے حامون خونی چڑیل کی قبر اسی شہر میں شمال کی جانب ایک کھنڈر میں ہے۔ یہ کھنڈر کبھی شاہ طالوس کا محل ہوا کرتا تھا۔"

جادوگر حامون کہنے لگا۔ "تو پھر چلو چل کر خونی چڑیل کا چلہ کاٹو اور اسے قبضے میں کر کے اس سے نسطور کا لاکٹ منگواؤ نہیں تو سامری اب ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

بل بتوڑی بولی۔

"چل تو بھی میرے ساتھ چل۔"

بل بتوڑی نے حامون کو ساتھ لیا اور شہر کے شمالی علاقے میں ایک ویران کھنڈر میں آگئی۔ اس کھنڈر کی دیواریں گری ہوئی تھیں' جگہ جگہ گھاس اگی ہوئی تھی۔ حامون بولا۔

"مجھے تو یہاں کوئی قبر دکھائی نہیں دیتی۔"

بل بتوڑی نے ایک کونے میں بڑے پتھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ہے خونی چڑیل کی قبر۔"

کونے میں پتھر کی ایک سل پڑی تھی جس کے اردگرد اونچی سوکھی گھاس اگی ہوئی تھی۔ سل پر سانپ کا نشان بنا ہوا تھا۔ بل بتوڑی نے کہا۔

"حامون! یہ شاہ طالوس کی طلسمی مہر ہے۔"

سانپ کا نشان وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑا پھیکا پڑ گیا تھا۔

جادوگر حامون کہنے لگا۔

"کیا تمہیں یقین ہے بل بتوڑی کہ یہی خونی چڑیل کی قبر ہے؟"

بل بتوڑی نے مکارانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہاں! ہاں! ہاں! لمبی ناک والے حامون! یہی خونی چڑیل کی قبر ہے! تو دیوار کے پیچھے چھپ کر بیٹھ جا۔ میں چلہ کرنے لگی ہوں۔"

جادوگر حامون کھنڈر کی دیوار کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ بل بتوڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چڑیل نے قبر کی سل پر ایک موم بتی جلائی۔ سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی اور آنکھیں بند کر کے چڑیلوں کا کوئی بڑا زبردست اور خونی منتر پڑھنا شروع کردیا۔ دیوار کے پیچھے سے جادوگر حامون اسے دیکھ رہا تھا۔ رات بڑی اندھیری تھی۔ آسمان پر تارے بھی بڑے کم نظر آرہے تھے۔ کھنڈر پر موت کی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ بل بتوڑی دھیمی آواز میں منتر پڑھے جارہی تھی۔ کچھ دیر تک وہ بالکل سیدھی بیٹھی رہی۔ پھر اس کا سر دائیں بائیں ہلنے لگا۔ پانچ منٹ کے بعد وہ زور زور سے سر کو ہلانے لگی۔ جادوگر حامون ڈر گیا کہ کہیں بل بتوڑی کو کچھ ہو نہ جائے مگر بل بتوڑی بڑی پرانی اور طاقتور چڑیل تھی۔ پندرہ بیس منٹ تک وہ سر کو زور زور سے ہلاتی ہوئی منتر پڑھتی رہی۔ قبر کی سل پر جلتی ہوئی موم بتی کی لو کانپنے لگی۔ لرزنے لگی۔ بل بتوڑی ایک دم چپ ہوگئی۔ موم بتی کی لو زور زور سے لرز رہی تھی۔ بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"اے خونی چڑیل میں نے تیرا چلہ پورا کردیا ہے اپنی قبر سے نکل کر میرے سامنے آ۔"

جادوگر کی آنکھیں قبر کی سل پر لگی ہوئی تھیں جہاں موم بتی جلتے جلتے آدھی رہ گئی تھی اور اس کی لو لرز رہی تھی۔ بل بتوڑی چڑیل نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کہا۔

"اے خونی چڑیل اپنی قبر سے باہر آجا۔ میں نے تیرا چلہ پورا کر دیا ہے۔ اب تو میرے حکم کی پابند ہے۔ میرا حکم مان اور قبر سے باہر آ کر

میرے سامنے پیش ہو۔"

جادوگر حامون دیوار کے پیچھے سے دیکھ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ پتھر کی سل اپنی جگہ سے سرکنے لگی۔ سل سرکتے سرکتے ایک طرف ہٹ گئی۔ نیچے اندھیرا گڑھا تھا۔ وہاں سے دھواں باہر نکلنے لگا۔ دھواں اوپر اٹھ رہا تھا کہ ایک بھیانک چیخ نے سارے کھنڈر کو لرزا دیا۔ بل بتوڑی نے چلا کر کہا۔

"آجا خونی چڑیل! میں تیرے انتظار میں بیٹھی ہوں۔"

دھوئیں میں سے ایک بھیانک چہرے والی چڑیل نکلی جس کے بالوں اور چہرے پر قبر کی مٹی پڑی ہوئی تھی۔ آنکھیں لال انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اگلے دو دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ وہ سخت غصے کی حالت میں بل بتوڑی چڑیل کو گھورتے ہوئے بولی۔

"بل بتوڑی! تجھے یہ ہمت کیسے ہوئی کہ میرا چلہ کاٹ کر مجھے قبر سے باہر بلائے؟"

بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"خونی چڑیل! تو دو ہزار سال سے اس قبر میں زندہ دفن تھی۔ میں نے تجھے عمل پڑھ کر قبر سے آزاد کیا ہے تجھے میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔"

خونی چڑیل نے غضب ناک ہو کر کہا۔

"جلدی بول تو نے مجھے کس لئے بلایا ہے؟ تیرے چلے کا مجھ پر دو دن تک اثر رہے گا اس کے بعد میں واپس اپنی قبر میں چلی جاؤں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی بولی۔

"اسی شہر لاہور میں کوہ قاف کا ایک جن رہتا ہے جس کا نام نسطور ہے۔ اس کے گلے میں سلیمانی لاکٹ ہے۔ مجھے وہ لاکٹ چاہئے نسطور کے پاس جا اور جس طرح بھی ہو سکے اس کا لاکٹ اتار کر مجھے لا کر دے۔"

خونی چڑیل نے ایک چیخ ماری۔ جادوگر حامون بھی دیوار کے پیچھے کانپ گیا۔ چیخ بڑی ڈراؤنی تھی۔ خونی چڑیل نے کہا۔

"بل بتوڑی! تو مجھے بڑے خطرناک کام پر بھیج رہی ہے۔ سلیمانی لاکٹ پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہے۔ وہ مجھے جلا کر راکھ بھی کر سکتی ہے۔"

بل بتوڑی نے حکم دے کر کہا۔

"خونی چڑیل! تو میرے حکم کی پابند ہے۔ دو دن تک تو میری غلام ہے میں جو حکم دوں گی تجھے میرا حکم بجا لانا ہوگا۔ تو شاہ طاؤس کی چڑیل تھی۔ کوئی ایسا طلسم نکال کہ تجھ پر سلیمانی مہر کا اثر نہ ہو اور تو لاکٹ اتار کر لے آئے۔"

خونی چڑیل خوب جانتی تھی کہ بل بتوڑی نے اس کا چلہ کیا ہوا ہے اور اب دو دن کے لئے وہ اس کا ہر حکم ماننے پر مجبور ہے۔ کہنے لگی

"ٹھیک ہے۔ مجھے یہ کام کرنا ہی ہوگا۔ مجھے بتا کہ نسطور جن کس مکان میں ہے اور اس کا حلیہ کیا ہے؟"

بل بتوڑی نے کہا۔ "آنکھیں بند کر۔ میں تیرے دماغ میں نسطور ن کی شکل اور اس مکان کا پتہ ڈال رہی ہوں۔"

خونی چڑیل نے آنکھیں بند کر لیں۔ بل بتوڑی نے بھی اپنی آنکھیں ر کر لیں اور خیال ہی خیال میں نسطور کی شکل اور عمران کی کوٹھی کا ور کر کے یہ سب کچھ خونی چڑیل کے دماغ میں ڈال دیا۔ پھر آنکھیں کھول ر بولی۔

"اب آنکھیں کھول دے خونی چڑیل اور مجھے بتا کہ کیا تو نے نسطور ن کی شکل اور اس کے مکان کو دیکھ لیا ہے؟"

خونی چڑیل نے اپنی لال انگاروں ایسی آنکھیں کھول دیں اور بولی۔

"ہاں! میں نے نسطور کی شکل بھی دیکھ لی ہے اور وہ جس مکان میں ہتا ہے وہ مکان بھی دیکھ لیا ہے۔"

بل بتوڑی نے کہا۔

"تو پھر میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ سلیمانی لاکٹ اتار کر اپنی قبر میں پس آجا۔ میں تجھے کل کے دن اور کل کی رات کی مہلت دیتی ہوں یاد کھ اگر تو لاکٹ لانے میں ناکام رہی تو میں ایک بار پھر تمہارا چلہ کاٹوں ں۔ تجھے ایک بار پھر قبر سے باہر بلاؤں گی۔ تجھے اپنے قبضے میں کروں گی ر ایک بار پھر تجھے سلیمانی لاکٹ کے لئے بھجوں گی۔ اس طرح تو جب ک سلیمانی لاکٹ لانے میں کامیاب نہیں ہوگی میں تجھے دربدر بھٹکاتی ہوں گی اور تو اپنی قبر میں چین کی نیند نہ سو سکے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خونی چڑیل کی آنکھوں سے غصے کے مارے چنگاریاں پھوٹنے لگیں۔ اس نے کڑک کر کہا۔

"بل بتوڑی! تو میرا چلہ جانتی ہے۔ میں تیرے آگے بے بس ہوگئی ہوں۔ نہیں تو تمہیں ابھی کچا چبا جاتی۔"

بل بتوڑی نے چیخ کر کہا۔

"تو میری غلام ہے خونی چڑیل۔ اب سلیمان لاکٹ لانے کی مہم پر روانہ ہو جا میں کل آدھی رات کے بعد یہاں تمہاری قبر پر آکر تم سے ملاقات کروں گی۔ اگر تو سلیمانی لاکٹ نہ لائی تو میں دوبارہ چلہ کروں گی۔"

خونی چڑیل نے ایک ڈراؤنی چیخ ماری اور غائب ہوگئی۔

جادوگر حامون دیوار کے پیچھے سے نکل کر دوڑ کر بل بتوڑی کے پاس آگیا اور بولا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! تو نے تو کمال کر دیا۔ مگر کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ چڑیل نسطور کا سلیمانی لاکٹ لانے میں کامیاب ہو جائے گی؟"

بل بتوڑی کہنے لگی۔

"یہ شاہ طالوس کی چڑیل ہے۔ اس کے پاس کئی خطرناک منتر ہیں۔ پھر اسے معلوم ہو گیا ہے کہ جب تک وہ سلیمانی لاکٹ نہیں لاتی اسے قبر میں چین سے سونا نصیب نہیں ہوگا۔"

جادوگر حامون نے خوش ہو کر کہا۔

"اری بل بتوڑی ناساں چوڑی! تو بڑی عیار ہے اس لئے میں کہتا

ہوں کہ تو چڑیل نہیں ڈائن ہے۔ میری پیاری بہن ہے۔ چل اب اپنی غار میں چلتے ہیں۔ کل رات کو یہاں خونی چڑیل سے سلیمانی لاکٹ لینے آئیں گے۔"

چڑیل نے قبر کی سل پر جلتی موم بتی بجھادی اور دونوں غائب ہوگئے۔

خونی چڑیل غائب ہونے کے بعد سیدھی عمران کی کوٹھی کی طرف پرواز کر گئی جہاں نسطور اور کامنی ناگن رہ رہے تھے۔ نسطور کی شکل اور عمران کی کوٹھی کی شکل خونی چڑیل کے دماغ میں نقش ہوگئی تھی۔ وہ رات کے اندھیرے میں لاہور شہر کے اوپر اڑتی ہوئی سیدھی عمران کی کوٹھی کی چھت پر اتر گئی۔

اس نے دیکھا کہ چھت پر ایک پلنگ بچھا ہے اور اس پر کوئی سو رہا ہے۔ خونی چڑیل پلنگ کے قریب آئی' اس نے جھک کر دیکھا۔ یہ کامنی ناگن تھی جو عورت کی شکل میں پلنگ پر سو رہی تھی۔ خونی چڑیل پیچھے ہٹ گئی۔ اسے نسطور کی تلاش تھی۔ وہ چھت پر چلتی اس زینے کی طرف آئی جو نیچے نسطور کے کمرے میں جاتا تھا۔ نسطور نیچے سویا ہوا تھا۔ خونی چڑیل زینے پر سے اترتی نیچے کمرے میں آگئی۔ کامنی ناگن اگرچہ سو رہی تھی مگر خونی چڑیل کی طلسمی لہروں کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ اس نے ایک ڈراؤنی عورت کو اپنے اوپر جھکے ہوئے دیکھا تو خاموش لیٹی رہی۔ اپنی آنکھیں بھی تھوڑی تھوڑی بند رکھیں۔ جب خونی چڑیل پلنگ سے پیچھے ہٹ کر زینے کی طرف گئی تو کامنی ناگن نے اسی وقت سانپ کا روپ بدلا اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پلنگ سے اتر کر چھت پر رینگتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ خونی چڑیل زینے کی سیڑھیاں اترنے لگی تو کامنی ناگن بھی سانپ کے روپ میں زینے کی سیڑھیاں اترنے لگی۔

اس کے بعد کیا ہوا..... پڑھیے

نسطور موت کے پنجے میں

- ☆ وہ لمحہ جب خونی چڑیل نسطور کا سلیمانی لاکٹ اتارنے کے لئے اس پر جھکی ہوئی تھی۔
- ☆ زوارگو کون تھا۔ اس نے نسطور کو بونا کیوں بنایا..... وہ کیا چاہتا تھا۔
- ☆ زوارگو کا طلسمی پتلا جو نسطور کا سلیمانی لاکٹ لے اڑا۔
- ☆ مندر کے خطرناک پجاری سے ملئے جس نے دیوداسی کی مدد سے نسطور کو پنجرے سے اغوا کرا لیا..... ایک خوفناک کام جو پجاری نسطور سے لینا چاہتا تھا۔
- ☆ کیا نسطور اپنا سلیمانی لاکٹ تلاش کر سکا۔

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 7 — مصنف: اے حمید

نسطور اور قبر کا عذاب

- ☆ ایک پراسرار بوڑھا....
- ☆ وہ قبروں کے مردوں کو جنت کے میوے تقسیم کر رہا تھا....
- ☆ ایک زندہ مردہ سے ملئے....
- ☆ نسطور کو ایک زندہ مردے کی تلاش تھی.... لیکن ....
- ☆ جب نسطور نے مردے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا....
- ☆ مردہ کنیز کی روح سے آپ کی ملاقات کیسی رہے گی....
- ☆ آپ اس سے مل کر یقیناً حیران ہوں گے.... اور کچھ کچھ پریشان بھی....
- ☆ وہ شاہی جادوگر.... جس نے نسطور کو پتھر کا مینڈک بنا دیا....
- ☆ کیا نسطور دوبارہ انسانی شکل میں آسکا....
- ☆ یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" سیریز نمبر 7 پڑھیں۔

لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلتی کہانی.... آپ نے ایسی دلچسپ اور پراسرار کہانیاں بہت کم پڑھی ہوں گی۔

20 نومبر کو پڑھیے

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف =/15 روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 8 — مصنف: اے حمید

ماتا ناگنی کے زہریلے سانپ

☆ کھوپڑی والے جالوت آقا سے ملئے....

☆ ماتا ناگنی کون تھی؟

☆ ایک پراسرار پجاری....

☆ وہ لمحہ جب زکوٹا کو پتھر کا بنا کر جھیل میں ڈبو دیا گیا۔

☆ زکوٹا پر کیا گزری.... آپ حیرت کے سمندر میں غوطے کھائیں گے۔

☆ وہ پراسرار عورت کون تھی.... جو پتھر کے سانپ کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔

☆ قبرستان میں جب ڈراؤنی آوازیں گونجنے لگیں....

☆ آوازوں کا راز کیا تھا۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" سیریز نمبر 8 پڑھیں۔ ایک پراسرار اور خوفناک کہانی... لیکن مزے دار بھی.... آپ دنگ رہ جائیں گے۔

20 نومبر کو پڑھئے

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب۔ قیمت صرف =/15 روپے